YOUTH PARLIAMENT PAKISTAN

Second Session

Official Debates

Friday, April 26, 2013

The Youth Parliament met in the Margalla Hotel Hall Islamabad at five minutes past eleven in the morning with Madam Deputy Speaker (Miss Aseella Shamim Haq) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

Madam Deputy Speaker: Now we are going to move on to item No. 2. Mr. Ejaz Sarwar, Youth Shadow Minister for Interior would like to present a policy on FATA reforms.

Madam Deputy Speaker: Mr. Afnan Saeed-u-Zaman Siddiqui would like to move a resolution. Who will move it?

Mr. Omar Awais: I will like to present the following motion;

> ”This House is of the opinion that the Supreme Court should limit judicial activism, since it is interfering in the executive's domain, and by doing so it is not only crossing the lines which keep the executive and judiciary separate, but is also affecting the day-to-day governance process. Moreover, it has political implications in Pakistan's polarized political context which lead to political instability and internal disharmony. Therefore, the judiciary should exercise judicial restraint and let the executive work and deliver on its own, and instead should focus on providing speedy justice to all and sundry, without a bias towards a few chosen cases.“

میڈم سپیکر: اس resolution میں coal کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے۔ میڈیا بھی اس کو کافی portray کرتا ہے کہ پاکستان کے پاس coal کے کافی reservoirs ہیں۔ ہمارے پاس یہ resources سندھ اور بلوچستان میں موجود ہیں۔ ہمیں اپنے coal resources use کرنے چاہییں کیونکہ پاکستان میں independent power plants furnace oil پر کام کر رہے ہیں جو کہ کافی مہنگا fuel ہے جس کو پاکستانی عوام afford نہیں کر سکتے۔ اس لیے ہمیں اپنے coal کو استعمال کرنا چاہیے تا کہ پاکستان اپنے assets پر rely کر سکے۔ پاکستان میں صرف پنجاب یونیورسٹی میں department of coal technologies موجود ہے، ہمیں coal academically کو promote کرنا چاہیے۔ کچھ دن پہلے ہم نے energy conference کی اس میں وہ ڈائریکٹر صاحب موجود تھے جنہوں نےcoal کو کافی support کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم مستقبل کی منصوبہ بندی کریں اور تمام renewable resources use کیے جائیں تو اس طرح سے 15000 mega watt سے زیادہ بجلی پیدا نہیں کی جا سکتی۔ آنے والے دنوں میں ہماری ضرورت 15000 mega watt سے زیادہ ہو گی اور اب بھی ہم round about 17 پر stand کر رہے ہیں لیکن اس میں hydel in put بہت کم ہے۔ اس لیے اگر ہم 15000 کے قریب پیدا بھی کر لیتے ہیں تو in coming future requirement بہت زیادہ ہو گی۔ اس لیے ہمیں coal پر shift کرنا چاہیے کیونکہ پوری دنیا، امریکہ، چین اور اس طرح کے بڑے ممالک میں دیکھیں تو وہ reasonable power generation coal کے ذریعے کر رہے ہیں۔ اس میں سب سے زیادہ تنقید یہ ہو سکتی ہے کہ اس سے ہماری

clean development different mechanism زیادہ ہو گی تو اس کے لیے ہم pollution میں environment adopt کر سکتے ہیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم ریان نیاز صاحب۔

Mr. Rayan Niaz Khan: Thank Madam Speaker. On behalf of green party, I would strongly oppose this resolution.

میڈم! اس میں لکھا ہے کہ coal is the cheapest resource of energy in the world لیکن اس بات کو واضح کرنا چاہیے it is not in Pakistan. انہوں نے کانفرنس کی بات کی اس میں یہ clearly mention تھا کہ پاکستان میں coal underground ہے اور اس سے generation کرنے کے لیے ہمیں 950 degree تک heat کرنا پڑتا ہے۔ ہمارے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ پہلے ایک پانی کی layer ہے، اس کے نیچے coal کی layer ہے۔ پھر پانی کی اور پھر کوئلے کی layer ہے۔ اس کو 950 تک heating is not possible اس لیے underground is not possible. اس کے لیے ہمیں زمین سے coal extract کرنا پڑے گا and that would cost so much. ہمیں different plants لگانے پڑیں گے۔ جس طرح سے یہ کہہ رہے ہیں کہ پاکستان بھر میں coal available ہے، کسی بھی جگہ پر بڑے plant کی capacity نہیں ہے اور کہیں پر sulfur and ash contents کے issues بھی ہیں جو کہ coal gasification کو اتنا effective نہیں بناتے۔ دنیا کے پاس جو coal ہے، اس میں پانی کی layers کا issue نہیں ہے۔ اگر ہم alternatives کی طرف جائیں جیسا کہ یہ کہہ رہے ہیں کہ demand بڑھے گی تو اب بھی ہماری generation capacity 22000 mega watt ہے۔ ہماری peek demand 18000 mega watt ہے جو کہ during winter 12000 to 13000 mega watt رہ جاتی ہے۔ Other than coal اگر ہم line losses پر کام کریں جو کہ according to WAPDA 30 to 40% ہیں، اگر ہم ان کو reduce کر کے بہتر کر لیں تو اس وقت جو issue ہے کہ 30% deficit آتا ہے، ہم اس کو clear کر سکتے ہیں۔ انہوں نے خود کہا کہ coal سے carbon di oxide, carbon mono oxide اور اس قسم کی بہت سی pollutants environment میں آتی ہیں تو اس کے لیے ہمارے پاس solar alternative ہے۔ اب یہاں پر کوئی یہ کہے کہ ہمارے لیے solar بہت مہنگا ہے لیکن میں ان کو بتان چاہوں گا کہ three back solar was 220 per watt, last year it was 120 per watt and this year it is 60 rupees per watt. اگر ہم ایک بھی solar industry پاکستان میں set up کر لیں اور ہمیں import کی ضرورت نہ پڑے تو we can achieve the greatest fuel. یہ ہمیں صرف 20 rupees per watt پڑے گا۔ Solar panel کی پچیس سال کی گارنٹی ہوتی ہے، اس میں پانچ سال کی replacement اور بیس سال کی repair and maintenance ہوتی ہے۔ ایک plant پچیس سال کے لیے easily serve کر سکتا ہے۔ It is unrealistic according to Pakistan, it is کہ ہم coal پر move کریں۔ Department of Coal Technologies کی بات کی گئی ہے تو وہ چونکہ اس پر کام کر رہے ہیں اس لیے اس کو support کرتے ہیں۔ وہ خود بھی یہ کہتے ہیں کہ in Pakistan it is still not possible. اگر کوئی یہ کہے کہ ہم coal plant لگائیں گے تو اس سے jobs وغیرہ ملیں گی تو اگر ہم صرف line losses ٹھیک کر لیں تو اس سے آنے والے دنوں میں automatically energy crisis دور ہو جائے گا اور جب industry بڑھے گی تو jobs بھی ملیں گی۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم راجیش کمار صاحب۔

جناب راجیش کمار مہاراج: میڈم سپیکر! شکریہ۔ I totally endorse the resolution of Saeed-u-Zaman regarding coal. میڈم سپیکر! جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ ہمارے ملک میں energy crisis ہے اور میں خصوصاً سندھ کی بات کروں تو Thar Coal mega project ہے، اس پر کام کیا جائے تو پاکستان دنیا کا امیر ترین ملک بن جائے گا۔ اس پر کام کرنے سے نہ صرف ہمیں energy ملے گی بلکہ بہت سے اور resources بھی ملیں گے۔ جہاں تک ہماری اپوزیشن کے ممبران نے بات کی کہ یہ بہت مہنگا ہے لیکن ہم کسی دوسرے ملک کے ساتھ partnership کر کے اس پر کام کر سکتے ہیں۔ اس سے

نہ صرف ہمارے ملک کا energy crisis decrease ہو گا بلکہ اس سےہماری industries کو جو loss ہوتا ہے وہ decrease ہوں گے۔ جب یہ plant لگے گا اور پر کام شروع ہو گا تو ہمارے ملک میں جو unemployment ہے اور خاص طور پر سندھ میں تھر کے لوگ جو unemployment کی وجہ سے بہت depress ہیں، جب وہاں پر یہ plant لگے گا اور وہ وہاں پر کام کریں گے تو اس سے unemployment decrease ہو گی اور ہمارا ملک خوشحال کی طرف بڑھے گا۔ اس لیے ہمیں اس project پر کام کرنا چاہیے اور اس طرح اپنے ملک کو نہ صرف خوشحال بنائیں بلکہ دنیا میں ایک امیر ملک بنیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم عبدالصمد صاحب۔

جناب عبدالصمد: شکریہ میڈم سپیکر۔ جب بھی حکومت آتی ہے بڑے بڑے دعوے کرتی ہے کہ ہم یہ کرنے والے ہیں اور وہ کرنے والے ہیں۔ میں اس کے خلاف نہیں کہ ہمارا ملک ترقی کرے اور نہ اس کے خلاف ہوں کہ energy crisis دور ہو لیکن میڈم سپیکر! میں آپ کی توجہ Thar Power Project کے چیئرمین صاحب کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ وہ جب TV پر بہت بڑے دعووں کے ساتھ آتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ چار، پانچ ماہ کا project ہے، مجھے اس کا سربراہ بنا دیا جائے تو energy کے تمام مسائل حل ہو جائیں گے اور energy پوری ہو جائے گی۔ وہ صاحب TV talk shows میں آ کر یہ بات کرتے تھے اور حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے تھے کہ یہ project ان کے حوالے نہیں کیا جا رہا لیکن جب یہ ان کے حوالے کیا گیا ہے، تقریباً آٹھ ماہ ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک ان کی کوئی progress show نہیں ہوئی۔

اس لیے میڈم سپیکر! یہ جو باتیں کی جا رہی ہیں کہ coal cheapest source ہے، ہو گا اور یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارے ہاں energy crisis ہے لیکن اس کی سب سے بڑی وجہ circular debt ہے۔ اس کو پورا کیا جائے، یہاں پر حکومت والے بیٹھے ہوئے ہیں، جو پیسے مختلف اداروں کو دینا ہے، وہ دے دیا جائے تو circular debt ختم ہو جائے۔ بات کی گئی کہ ہم already 21000 mega watt electricity produce کر سکتے ہیں اور ہماری peak demand 18000 mega watt ہے اور اگر ضرورت پڑتی ہے کہ ہم coal driven projects لگائیں تو اس سلسلے میں ہماری پارٹی کی کچھ reservations ہیں کہ پہلے آپ environmental protection steps بھی لیں کیونکہ اگر اس کا خیال نہیں رکھیں گے تو extreme activity جس طرح global warming ہو گی جیسا کہ ایک ہی دن میں اتنی بارش ہو جاتی ہے کہ وہ چھ ماہ کی بارش سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ جس طرح کہ 2010 میں سیلاب وغیرہ آئے۔ اگر آپ اس کے causes دیکھیں تو یہ report سامنے آتی ہے کہ آپ کے ہاں industry use ہے اور اس کی جو coal and Corbin emissions بہت زیادہ ہیں اور پاکستان جیسے ملک کو ایک دن کی بارش کی وجہ سے دس بلین روپے کا نقصان ہو جاتا ہے۔ میں اس کی مخالفت نہیں کرتا کہ آپ energy crisis کو دور کرنے کے لیے steps لیں، نئے نئے projects introduce کرائیں لیکن وہ ایسے projects ہوں جو feasible ہوں اور پاکستان کو مزید نقصان نہ پہنچائیں۔ اگر اس طرح کا project ہمیں دس بلین روپے کا نقصان دے رہا ہے اور وہ environmental friendly بھی نہیں ہے، دنیا میں ہر جگہ پر environmental friendly activities دیکھی جا سکتی ہیں۔ امریکہ سے لے کر آسٹریلیا تک تمام environmental protection steps لے رہے ہیں اور اس طرف کافی توجہ دے رہے ہیں۔ وہ بھی اس بات سے با خبر ہیں کہ hurricane Katrina جس کا cause environmental dis-activity ہے اور اس سے امریکہ کو پچاس بلین ڈالر کا نقصان ہوتا ہے، جس کو وہ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

میڈم سپیکر! پہلے تو جو available sources ہیں، ان کو avail کیا جائے یعنی جو چیز ہاتھ میں ہے، اس کو استعمال کریں۔ اس کے بعد اگر اس قسم کے projects start کیے جاتے ہیں تو environmental authority کی جانب جتنے بھی steps ہیں، وہ لیے جائیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر:محترم عثمان جیلانی صاحب۔

جناب عثمان جیلانی: شکریہ میڈم سپیکر۔ اس وقت opposition benches confusion کا شکار ہیں کیونکہ اس resolution میں coal gasification کی بات نہیں overall coal use کرنے کی بات ہو رہی ہے۔ Coal gasification اس وقت دور کی بات ہے اور اس پر progress ہو رہی ہے۔ پاکستان میں اس وقت hydel power کے بعد coal cheapest source ہے۔ آج ہم اپنی total power supply کا صرف 6% coal سے produce کر رہے ہیں اور اس کی cost per unit 1.5 rupees ہے جبکہ ہم natural gas سے 5.5 rupees per unit and Furnace oil سے 13 rupees per unit پیدا کر رہے ہیں۔ اس وقت پاکستان میں coal cheapest source of energy ہے۔ دنیا میں 45% of energy coal سے پیدا کی جا رہی ہے اور پاکستان کے پاس 185 billion tons of coal موجود ہے اور ہمیں اس کو اچھی طرح سے استعمال کرنا چاہیے۔ ریان صاحب نے solar کی بات کی کہ وہ 60 or 20 rupees ہے تو اس وقت coal 1.5 rupees per unit ہے اور ہمیں اسی طرف جانا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب عبدالصمد: میڈم سپیکر! یہ بات کی گئی کہ 185 billion tons کے reservoirs موجود ہیں تو میں نے وہی بات کی تھی کہ ایک ایٹمی سائنسدان آ کر بار بار یہی بات کرتے تھے کہ میں چھ ماہ میں سارا مسئلہ حل کر دوں گا۔ وہ اس project کے head بھی ہیں لیکن ابھی تک اس مسئلے کو حل نہیں کر پائے۔حکومت اس سلسلےمیں steps کیوں نہیں لیتی۔

جناب عثمان جیلانی: میڈم سپیکر! یہ جس سائنسدان کی بات کر رہے ہیں، وہ coal gasification پر کام کر رہے ہیں۔ ہم coal کو نکال کر بھی جلا سکتے ہیں اور اس کی conversion سے power plants چلا سکتے ہیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم فیضان صاحب۔

جناب فیضان ادریس: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں دو، تین باتیں highlight کرنا چاہتا ہوں۔ محترم ریان نیاز صاحب نے solar plants کی بات کی کہ ان کی life 25 years ہے۔ میں چاہوں گا کہ وہ House کو بتائیں کہ ان کی install capacity کتنی ہے؟ دوسرا یہ کہ best possible solution energy mix ہے جو کہ coal, solar energy and oil کا یک combination, fusion ہو گا۔ ہمارے پاس انڈیا ایک مثال موجود ہے کہ انہوں نے پنجاب کے نہری نظام پر successfully solar panels install کئے ہیں۔ اس کے دو فائدے ہیں۔ ایک یہ کہ ان نہروں کے ساتھ جتنے دیہات ہیں، ان کو ان solar panels کی بجلی جاتی ہے جبکہ national grid کی بجلی ان تک نہیں پہنچتی۔ اس طرح سے ایک تو line losses کم ہوتے ہیں کیونکہ جہاں پر بجلی چوری ہوتی ہے، آپ اس کو اس طرح سے control کر سکتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ جب solar panels نہروں پر install ہوتے ہیں تو اس سے پانی کی evaporation کم ہوتی ہے۔ اس طرح پانی tail end تک جاتا ہے۔ اس کو اگر پاکستان میں پنجاب میں استعمال کیا جائے تو پاکستان کا نہری نظام دنیا کا بہترین نہری نظام ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ اس proposal کو بھی consider کیا جائے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر:محترم بلال صاحب۔

Mr. Bilal Ahmed: Thank you Madam Speaker.

اس resolution میں یہ بات کی گئی ہے کہ coal is the cheapest after hydel. یہاں پر solar install کرنے کی بات ہو رہی ہے تو اس کی initial installation cost بہت زیادہ ہے۔ آپ اس کو follow and use نہیں کر سکتے کیونکہ اس کی out put as compared to coal اتنی نہیں ہے۔ جو coal پر خرچ آ رہا ہے وہ rupees one or two ہے۔ یہ جو بات ہوئی ہے کہ coal reservoirs ہیں اور nuclear scientist کام کر رہے ہیں، ان کو بھی اگر یہ project دیا گیا ہے تو سیاسی بنیادوں پر دیا گیا ہے۔ ان کا اس چیز سے کوئی تعلق نہیں تھا کہ وہ coal gasification کریں۔ وہاں layer of liquid and layer of coal کا problem ہے اور coal gasification کے سلسلے میں it is still working on لیکن اگر ہم coal import کر کے بھی استعمال کریں تو اس کی cost rupees two to three آ رہی ہے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ coal پر نہیں ہو سکتا

لیکن all the power plants are shifting towards the coal. اب مسئلہ یہ ہے کہ ہماری installed capacity 22000 mega watt ہے اور ہم 12000 mega watt produce کر رہے ہیں تو where is the difference کیونکہ line losses اتنے نہیں ہوتے۔ Being a mechanical engineer, I guarantee you کہ line losses اتنے نہیں ہوتے۔ it will be 4 to 5% maximum. مسئلہ یہ آ رہا ہے کہ جب آپ high speed diesel oil import کر کے اپنے power plants میں استعمال کرتے ہیں تو it cost rupees 12 to 13. اس کو حکومت subsidies کر کے عوام کو 6 or 7 rupees میں دے رہی ہے۔ اس لیے circular debt کہاں جا رہا ہے؟ وہ حکومت کو loss ہو رہا ہے۔ ان کو جب timely payments مل جاتی ہیں تو وہ operate کرتے ہیں، جب پیسے نہیں دیتے تو وہ operate نہیں کرتے۔ آپ کو initial cost کم کرنی ہے۔ اس کے لیے آپ کو alternative دیکھنا ہے and coal is the best alternative for that. اس پر کام ہو رہا ہے اور ایسا نہیں کہ کام نہیں ہو رہا، آپ coal import کریں۔ power plants are working for them. Nishat group is one of the main example وہ اس کو استعمال کر رہے ہیں and they are very efficient in producing energy. یہ سب کچھ ممکن ہے، ایسا کچھ نہیں ہے کہ یہ نہیں ہو سکتا اور یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ I guarantee you. اگر کوئی مسئلہ ہے تو بتائیں کہ کون نہیں کر رہا اور کہاں نہیں ہو رہا؟

جناب ریان نیاز خان: میڈم! میں یہاں پر factual error correct کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے 6%کہا ہے یہ 6%. ہے۔ دوسری بات یہ کہ بلال صاحب نے کہا کہ line losses 45% ہوں گے، میں ان کو documents دکھا سکتا ہوں کہ واپڈا کے ہر document پر minimum line losses are 30% in urban areas. Pakistan distribution improvement, USAID funded project ہے جس کی آپ calculations دیکھ لیں کہ وہ 60 to 70% in different areas of Pakistan ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ صرف 4 to 5% ہیں۔ مجھے واقعی یقین ہے کہ یہ frictional losses کی بات کر رہے ہوں گے کیونکہ being a mechanical engineer ان کو صرف friction losses کا ہی پتا ہو سکتا ہے۔ یہاں پر کسی نے انڈیا کی مثال دی۔ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ ہم دوسرے ملکوں کی examples کیوں لے رہے ہیں۔ ہمارے پاس پانی اور coal layers کا issue ہے، اس لیے ہمارے ہاں gasification is not possible. کسی نے import کرنے کی بات کی تو ہم solar panels بھی import کر سکتے ہیں جو کہ 25 years تک چلیں گے۔ Coal import کرنے پر ہمیں reservations ہوں گی۔ نشاط گروپ کے ہیGeneral Manager sahib نے کہا تھا کہ کبھی کسی طرح کا مال آ جاتا ہے اور کبھی کسی طرح کا۔ ایک بار coal آتا ہے، اگلی بار روڑے بھی آ سکتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب بلال احمد: شکریہ میڈم سپیکر۔ I just want to say کہ یہ بار بار solar پر emphasis کر رہے ہیں۔ ایک solar panel costs thousands of rupees. اتنا سا پینل لیتے ہیں تو وہ بھی ہزاروں میں خرچہ ہوتا ہے۔ ان سے پوچھا جائے کہ solar کی initial cost کتنی ہے اور اس کی production کتنی ہے؟ I don't think so on what calculations یہ بات کر رہے ہیں، ان کو شاید idea نہیں ہے لیکن coal import and gasification کرنے کی بات کر رہے ہیں اور sulfur contents کا مسئلہ ہوتا ہے لیکن آپ جو coal import کر کے use کرتے ہیں it does not matter, sulfur content 14 to 15% ہونا چاہیے، آپ اس کو use کر سکتے ہیں اور آپ اس کو use کر رہے ہیں it is not a problem. Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترم عمر اویس صاحب۔

جناب عمر اویس: میڈم! یہاں solar plant کی پچیس سال کی life کی بات کی جا رہی ہے، میں اس کو reject کرتا ہوں کیونکہ solar plant and solar panel کی life پچیس سال نہیں ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: آپ اپنے opinion کے bases پر reject کر رہے ہیں یا factual basis پر؟

جناب عمر اویس: میں factual bases پر کر رہا ہوں۔ یہاں پر underground gasification process کی بات کی جا رہی ہے، میں اس سے totally agree کرتا ہوں کہ ایک nuclear scientist کو political basis پراس قسم کا کام دیا جائے گا تو وہ اس چیز میں definitely fail ہوں گے۔ یہاں پر underground

کی بات نہیں کی جا رہی۔ جہاں تک Thar Coal project کی بات ہے تو اس میں gasification process definitely یہاں پر layers of water plus coal موجود ہے۔ اگر یہ بات کریں کہ coal کو کس طرح نکالا جا سکتا ہے تو اس coal deposit پر جو ریت کی بچھی ہوئی ہے، اس کو ہٹانا پڑے گا اور coal کے درمیان جو water deposits ہیں، ان کو pump out کر کے کسی lake form میں ڈالنا پڑے گا اور تھر میں پانی ایک انتہائی اہم چیز ہے کیونکہ یہ وہاں کم پایا جاتا ہے۔ اس قسم کی lake بعد میں coal project and even solar and nuclear projects کی بات کی جائے تو ان plants کو ٹھنڈا کرنے کے لیے بھی پانی کی بہت اہمیت ہے۔ اگر ہم وہاں پر solar بھی استعمال کر رہے ہوں تو ہمیں fresh water کی ضرورت ہو گی جب کہ پہلے ہی ہمارے نہری نظام میں پانی اتنی capacity نہیں ہے۔ اس لیے اگر وہاں سے ہی پانی نکال کر جو تھر میں sun light کی opportunity ہے، اس پانی کو ہم domestic and power plants میں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد ہمارے پاس جو coal بچے گا، اس کو بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ یہاں پر underground gasification process کے سلسلے میں عوام کو نہ جانے کیوں confuse کیا جا رہا ہے؟ یہاں پر solar کی طرف shift کرنے کی بات کی جا رہی ہے۔ میڈم! solar established technology نہیں ہے جب کہ coal ایک completely established technology ہے اور پوری دنیا میں اس کو follow کیا جا رہا ہے۔ ہم چاہے پاکستانی coal use کریں یا imported coal use کریں، دونوں صورتوں میں یہ ایک cheapest form of energy ہے۔

یہاں پر ہمارے ایک ساتھی نے بات کی کہ ہماری energy generation کو blend ہونا چاہیے like solar plus hydel plus coal. اگر hydel and solar کو دیکھا جائے تو یہ a kind of seasonal production ہے۔ اگر اس power plant پر سورج ہو گا بادل وغیرہ نہیں ہوں گے تو تب وہ generate کرے گا۔ اگر سردیاں ہوں گی اور ہمارے ڈیموں میں پانی properly flow نہیں ہو رہا ہو گا اور pressure کم ہو گا تو hydel capacity کم ہو جائے گی۔ اس لیے ہمیں shift کرنا چاہیے، یہ درست ہے کہ سردیوں میں ہماری ضرورت تھوڑی کم ہو جاتی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم اس قسم کے renewable resources کی طرف shift ہو جائیں جو variable ہیں۔ اس لیے ہمیں coal پر shift ہونا چاہیے جو constant in put دے سکتا ہے۔ اگلی بات میں یہ کروں گا کہ ہمیں definitely blend follow کرنا پڑے گا اور ہمیں 2015, 2030 تک سوچنا پڑے گا۔ آج ہم اس صورتحال میں کیوں پھنسے ہیں کیونکہ long term planning نہیں کی گئی۔ یہ بات نہ حکومتی سطح پر سوچی گئی اور نہ ہی think tanks نے حکومت کو یہ بات بتائی کہ اس طرح سے ہماری کھپت بڑھ رہی ہے اس لیے ہمیں substantial step لینے پڑیں گے۔ اگر کوئی یہ بات کر رہا ہے کہ ہمیں 2050 or 2070 تک کے لیے ہمیں ایک constant amount of energy generation کی طرف جانا چاہیے تو I don't know opposition benches کی طرف سے اتنا ردعمل کیوں ہو رہا ہے؟ کوئی یہ نہیں کہہ رہا کہ ہمیں solar adopt نہیں کرنا چاہیے لیکن اگر ہماری production local کسی چیز پر بن سکتی ہے تو اس کو کیوں adopt کرنے کا موقع دیا جاتا۔ اگر کوئی مزید بات ہوئی تو میں اس کا جواب بھی دوں گا۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم، میرا بھی ایک سوال ہے کہ آپ نے جب coal extraction کی بات کی کہ پانی کو re-direct کرنا پڑے گا اور lakes form کرنی پڑے گی۔ According to your research just for the information of House do you think the benefits would out way the cost?

جناب عمر اویس: میڈم! اگر solar کو بھی دیکھا جائے تو ایسا نہیں ہے کہ ہم نے کچھ چیزیں import کر کے یوں رکھ دینی ہیں اور سورج کے نیچے خود ہی generation ہونے لگ پڑے گی۔ Solar energy power plants بھی costly ہیں اس لیے main factor یہ ہے کہ solar plants میں بہت بڑی investment کی جاتی ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: آپ coal کی بات کریں۔

جناب عمر اویس:میں تھر کے پراجیکٹ کی بات کر رہا ہوں یقیناً ہمیں تھوڑی بہت investment کرنی پڑے گی لیکن ہم coal import کر کے بھی اپنا کام چلا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے پاس دوسرے صوبوں میں بھی کچھ deposits ہیں، ان کو استعمال کر سکتے ہیں لیکن mainly ہم import کرسکتے ہیں۔ ہمیں coal کی طرف shift ہونا چاہیے۔ اگر western countries renewable resources کی بات کرتے ہیں تو ان کے پاس اس طرح کے oil and coal reservoirs نہیں ہیں کیونکہ یہ middle east based deposits ہیں۔ اس لیے وہ اپنے آپ کو renewable resources کی طرف اس لیے convert کر رہے ہیں کہ کہیں ہماری national security کوthreat نہ آئے۔ جب شاہ فیصل نے oil export بند کر دی تھی تو مستقبل میں اگر middle east والے اکٹھے ہو کر اگر ایسا کوئی اقدام کرتے ہیں تو اس سے بچنے کے لیے ہمیں renewable resources کی طرف جانا پڑے گا۔ یہ western thinking ہے اس لیے ہمیں ایسا نہیں کہ blindly ان کو follow کرنا ہے کہ دنیا اس طرح کر رہی ہے اور یہ چیز adopt کر رہی ہے۔ ہمیں local environment کے مطابق فیصلہ کرنا پڑے گا اور ہمیں کم از کم پچاس سے اسی سال تک کی planning کرنا ہو گی۔ تب ہی ہم آنے والے وقت میں اس قسم کے crisis سے بچ سکتے ہیں۔ آج ہم یہ crisis face کر رہے ہیں کیونکہ planning نہیں کی گئی۔ شکریہ۔

جناب عبدالصمد: میڈم! یہاں حکومت کی طرف سے کچھ بات ہو رہی ہے کہ energy resources renew کرنا چاہیے۔

Madam Deputy Speaker: Did they misunderstand anything which you may think?

Mr. Abdul Samad: Madam, I am explaining my point.

ہم نے قطعا نہیں کہا کہ آپ coal کی طرف جانے سے انکار کریں۔ اس کو ایک واضح طریقے سے پیش کریں، حکومت کی کارکردگی یہ ہے کہ جن nuclear scientist کو یہ contract دیا گیا ہے اور وہ اس کے چیئرمین ہیں اور حکومت والے خود ان پر تنقید کر رہے ہیں اور سیاسی بنیادوں پر کیا گیا ہے تو آگے اس کی کیا suretyہے کہ سیاسی بنیاد پر نہیں دیا جائے گا۔ میڈم! اس وقت ایسے projects چل رہے ہیں جو اگلے چار سے آٹھ سال میں پورے ہونے والے ہیں اور ان کی capacity 24000 mega watt ہے، یہ پچھلی حکومت initiate کر چکی ہے۔ میں اس کی مثال دیتا ہوں کہ نیلم جہلم ہائیڈل پاور پراجیکٹ کی capacityتقریباً 1800 mega watt ہے، بھاشا ڈیم کی 3000 mega watt capacity ہے، اس طرح کے بہت سے projects چل رہے ہیں جو اگلے چار سے آٹھ سال میں 24000 mega watt electricity produce کریں گے۔ میں یہ بات کرنا چاہ رہا ہوں کہ آپ coal کی بات کر رہے ہیں، اس میں سیاسی مداخلت کی بات کر رہے ہیں تو جو projects under hand ہیں، پہلے ان کو قابو کریں، circular debt پورا کریں پھر نئے projects کی طرف توجہ دیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ زیب لیاقت صاحبہ۔

مس زیب لیاقت: شکریہ میڈم سپیکر۔ I just want to say that most of the industries are importing coal. انہوں نے نشاط گروپ کا نام لیا کہ اس میں روڑے آ سکتے ہیں تو اگر آپ کو اپنے system بہتر کرنا چاہیے بجائے اس کے آپ اس کو ridicule کریں اور یہ ہمارا long term solution نہیں ہے کہ ہم اپنے resourcesپر rely اور ان کو exploit نہ کریں۔ دوسرا یہاں پر circular debt کی بات ہو رہی ہے، oil دن بدن مہنگا ہوتا جا رہا ہے اور پاکستان میں ہم اس کے لیے کام نہیں کر رہے ۔ ہمارے پاس ایسے reservoirs بھی نہیں ہیں کہ ہم اس کو extract کریں۔ آپ اس کی cost کیسے cater کریں گے اور دوسرا یہ کہ روپے کی value دن بدن گر رہی ہے تو I would like to know that آپ اس circular debt کو کس طرح ختم کریں گے۔

اگر آپ power thefts بھی ختم کر دیتے ہیں تو ہمیں long term solution کی طرف بھی جانا ہے اور آپ کو پتا ہے کہ آپ کے پاس coal ہے، اس لیے اس پر کام کرنا چاہیے۔ اگر اس کی quality اچھی

نہیں ہے تو اس کو improve کرنا چاہیے۔ اس وقت ہماری industry کا concern ہے کہ ہم اس کی quality کو بہتر کریں بجائے اس کے باہر سے import کر کے اپنا زر مبادلہ ضائع کریں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم عمر اویس صاحب۔

جناب عمر اویس: شکریہ میڈم سپیکر۔ یہاں پر بات کی جا رہی ہے کہ ہم اپنے Hydel power plants initiate کریں۔ یہاں پر نیلم جہلم کے سلسلے میں پندرہ سو سے اٹھارہ سو میگا واٹ کے درمیان کا عجیب سا statistic بتایا گیا ہے۔ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ منگلا جو اتنا بڑا پراجیکٹ ہے، اس کی capacity 1200 کے لگ بھگ ہے۔ غازی بھروتھا جیسا بڑا project جو installed and working ہے، اس کی capacity 1450 کے لگ بھگ ہے۔ تربیلہ جیسے mega project کی capacity 3200 mega watt کے قریب ہے۔ اس لیے نیلم جہلم کا ایک نیا نام لے کر آ جانا اور کہنا کہ یہ حل ہے تو I don't know that Opposition benches کیا prove کرنا چاہ رہے ہیں؟ میں نے جو بات کی Congress of Country Studies کے مطابق 2050 تک ہماری بجلی کی کھپت بہت بڑھ جائے گی۔ انہوں نے نیلم جہلم کی بات کی کہ وہ 1500 to 1800 کے برابر ہے for the sake of argument ہم agree کرتے ہیں کہ یہی statistics ہیں تو میں نے جو تین، چار نام تربیلہ، منگلا، غازی بھروتھا اور نیلم جہلم اگر ہم ان تمام generation power plants کی generation sum up کریں تو یہ round about 7000 کے لگ بھگ ہے۔ تین ہزار تربیلہ، غازی بھروتھا،1450 منگلا 1200 تو یہ بھی تقریباً چھ ہزار کے لگ بھگ انہوں نے گنوایا ہے۔ Let us say for instance کہ کالا باغ جیسا بڑا project initiate ہو جاتا ہے اور وہ بھی ہمیں round about 6000 mega watt generate کر کے دیتا ہے، میرا خیال ہے کہ کالا باغ بھی ہمیں چھ ہزار نہیں دے پائے گا، اگر کہا بھی جائے کہ دے دے گا تو بھی ہمارے پاس بارہ ہزار میگا واٹ بنتے ہیں۔ میں نے پہلے کہا تھا کہ اگر ہم پاکستان میں چھوٹے بڑے ہر قسم کے ڈیم بنا دیں تب بھی ہماری hydel capacity 15000 mega watt سے زیادہ نہیں ہے۔ ہم اس چیز کو ensure کرنے کے لیے کہہ رہے ہیں کہ in coming 50 years ہمیں دوسری technologies کی طرف shift ہونا پڑے گا۔ یہاں پر line losses, circular debt کی بات کی جا رہی ہے تو ہم solar کی طرف بھی جائیں گے تو line losses ہوں گے سو line losses, solar, coal کو mix up کرنا میڈم سپیکر! یہ اپوزیشن کی طرف سے irrelevant points raise کیے جا رہے ہیں کیونکہ اس قسم کے issue تو ہمارے لیے solar میں بھی ہوں گے۔ عوام اور ووٹروں کو confuse کرنا کہ ہمیں coal کی طرف shift نہیں کرنا چاہیے، جب ہم coal پر shift ہو گے تو ہمیں challenges آئیں گے اور ہمیں ان کو minimize کرنا پڑے گا لیکن یہ challenges solar میں بھی آئیں گے۔ Thank you very much.

میڈم ڈپٹی سپیکر:محترم کاشف علی صاحب۔

جناب کاشف علی: شکریہ میڈم سپیکر۔ اس بات میں کوئی شک ہے نہ ہونا چاہیے کہ یہاں پر جتنے لوگ بیٹھے ہوئے، ان میں سے کوئی پاکستان کے خلاف نہیں ہے۔ کوئی پاکستان کے economic interest کے against نہیں ہے۔ کوئی پاکستان کے national interest کے against نہیں ہے۔ اس لیے میں ذاتی طور پر محترمہ وزیر اعظم صاحبہ سے request کروں گا کہ خدارا!یہ derogatory language, opposition confusion, opposition hypocrisy نیلم جہلم ایک نیا نام ہے، irrelevant قسم کی language next time use نہیں ہونی چاہیے۔ اگر آپ first session سے دیکھیں تو Prime Minister sahiba ہر speech میں کہتی ہیں کہ we are here for learning اور learning fact and figures کے ساتھ ہوتی ہے۔ اگر ہم یہاں پر learning کے لیے ہیں تو میں آپ سے یہ درخواست بھی کروں گا کہ اپنے آپ کو Pakistani politicians سے مختلف ثابت کریں، facts and figures کی بات کریں۔ یہاں پر ایک academic discussion promote کریں، ایک productive result کر طرف آئیں اور آگے چلیں۔ یہ نہیں کہ at the end of the day you make it a tyranny of majority. یہ نہیں ہے یہاں پر ہر کوئی discussion کرنے کے لیے آیا ہے، ہم discussion کر رہے ہیں کہ پاکستان کے مفاد میں کون اور کیا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا

کہ اپوزیشن جو کہہ رہی ہے وہ points صحیح یا غلط ہیں، وہ facts دے رہے ہیں، میں Blue Partyمیں سے ان کو بھی appreciate کرتا ہوں جنہوں نے facts دیے ہیں۔ This is how to move forward, let us sit together کہ یہاں پر issue کیا ہیں اور کون سی چیز practicable ہے اور کون سی چیز impracticable ہے۔آپ اس کو move کریں نہ کہ just for the sake of criticism ایسی language use نہ کریں۔ یہ rules and regulations کے against بھی ہے۔ ہم یہاں پر شروع سے minorities کی بات کر رہے ہیں کہ شیعہ killing ہو رہی ہے، وہ کیوں ہو رہی ہے؟ ہمارے ملک کا mind set ایسا ہے کہ یہاں پر tolerance نہیں ہے اور وہی کام آپ بھی کر رہے ہیں۔ کچھ tolerance تو دکھائیں، کسی کا point of view سنیں تو سہی۔ یہ نہیں کہ آپ کے دس بندے زیادہ ہیں تو آپ تالیاں بجانا شروع ہو جائیں گے اور ان کا point of view نہیں سنیں گے۔

اب بات آتی ہے کہ coal and solar energy reasonable options ہیں I leave it to the House, I don't want to give my personal opinion. اپوزیشن اور حکومت نے بہت اچھے points دیے ہیں، اب آپ پر ہے کہ آپ کو جو reasonable لگے، یہاں پر کسی پر decision impose نہیں کرنا۔ Let us remember at the end of the day this resolution is going to move to the National Assembly of Pakistan. This motion is going to be implemented by the politicians. کچھ ایسا تو کریں کہ یہ لگے کہ ہم different ہیں۔ میں یہی request کروں گا کہ ذرا feasible چیزوں کی طرف جائیں اور tolerance show کریں۔ Thank you.

Madam Deputy Speaker: Madam Prime Minister.

Miss Anam Asif (Madam Prime Minister): Madam Speaker, with due respect to the Opposition Leader we totally understand your concerns and this is not definitely a tyranny of majority. We have supported everything that is true and yes we are here for learning and we are in the learning phase. Coming back to the resolution, I will try to make it more simpler

ابھی جو discussions ہوئی ہیں، ہم لوگ مختلف طریقوں سے energy generate کر رہے ہیں، ان میں سے ایک hydel power system ہے، ہم اب بھی thermal use کر رہے اور بہت minor amount nuclear energy generate ہو رہی ہے۔ اس مسئلہ یہ ہے کہ آپ کے پاس جب اپنے resources موجود ہیں no doubt if they are right now feasible of not ان پر آپ کی بہت زیادہ investment ہو گی but these are the things you own. When the technology is being shifted to the stuff that you already posses اگر وہ اچھا نہیں ہے تو آپ اس کی improvement کی کوشش کریں۔ وہ شاید at the moment آپ کو اتنے اچھے result نہ دے پائے but in the longer run that will actually pay back to you. شروع میں بات ہوئی تھی اور coal related concerns آ رہے تھے، پاکستان میں coal صرف تھر میں ہی نہیں ہے۔ جو water collar کی بات کی جا رہی ہے، وہ صرف تھر میں ہے۔ اس کے لیے بھی ایک option ہے، وہاں جس nuclear scientist appoint کیا گیا ہے yes that was a political stand ہمارے ساتھ المیہ یہ ہے باتیں بہت ہوتی ہیں اور شاید ہمیں اس طرح کے لوگ نہیں ملتے۔ یہ صرف اس field کی بات نہیں ہے کہ coal کے بارے میں بات ہوئی تو نہیں ہوا، ہماری leadership میں بھی یہی ہے کہ ہر کوئی باتیں بہت کرتا ہے لیکن ہمیں out come نہیں مل پاتی۔ صرف تھر کو base بنا کر فیصلہ نہیں کر سکتے کہ coal کارآمد نہیں ہے۔

دوسری بات water column shift کرنے کی بات ہو رہی تھی yes this is feasible option but it is costly as well and right it is not possible لیکن اگر آپ تھر کو چھوڑ دیں اس کے علاوہ بہت سے coal reservoirs ہیں اور وہ mining form میں نہیں land form میں ہیں۔ آپ نے صرف digging کرنی ہے، اس میں سب زیادہ فائدہ یہ ہوتا ہے کہ آپ کے employment chances بڑھ جاتے ہیں، آپ کی coal quality بہتر ہو جاتی ہے۔ آپ کے پاس کوئی چیز موجود ہے تو ہمیں لازمی اس بارے میں سوچنا ہو گا۔ یہاں پر بہت اچھی بات ہوئی کہ یہاں کوئی بھی پاکستان اور اس کی economy کے خلاف نہیں

ہے پھر ہمیں اپنے آپ کو تھوڑا سا respective بنانا پڑے گا۔ اگر کوئی proposal or idea آتا ہے تو ہمیں اس کو سننا چاہیے اور پھر اس مطابق اپنی بات کرنی چاہیے۔ ایک بات solar پر shift ہونی کی ہوئی تھی۔ One thing is very definite here that grid type projects solar میں بہت کم possible ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ نے solar panels install کیے ہیں تو اس کو آپ grid سے connect کر دیتے ہیں and you are storing this energy. اس میں ایک seasonal variation والا مسئلہ بھی ہوتا ہے اور throughout the day changes آتی ہیں، جب آپ ایک چیز کو connect کرتے ہیں اور اس میں continuously fluctuation آتی ہے تو اس کی capacity and efficiency ensure نہیں کر سکتے۔ اگر آپ نے بڑے level پر implement کرنا ہے تو solar کبھی بھی solution provide نہیں کر سکتا۔

اگر ہم coal پر shift کرتے ہیں تو ہمارے پاس environmental concerns آتے ہیں۔ جب coal burn کیا جاتا ہے تو جو gases produce ہوتی ہیں، وہ environment میں نہیں جاتیں، ہم وہی gases utilization کے لیے use کرتے ہیں۔ وہ gases use ہوتی ہیں کیونکہ کوئلہ جلانے سے کچھ produce نہیں ہو گا، gases produce ہوں گی جو pollute نہیں کریں گی،جن کو ہم استعمال کریں گے۔ کوئلے کو جلا کر ہمارا مقصد ہی gas produce کرنا ہوتا ہے۔ پاکستان میں بہت سی environmental agencies کام کر رہی ہیں۔ پاکستان میں بہت سے ایسے ادارے اور industries موجود ہیں جو particularly اس چیز پر کام کر رہی ہیں کہ آپ نے fuel generation کا کوئی بھی کام کیا ہے تو environment پر اس چیز کا کوئی اثر نہ ہو۔ اگر آپ coal پر بھی shift کرتے ہیں تو اس سےبھی environment secure رہے because that is the part of pre-requisite measures جو آپ نے not for the coal کسی بھی fuel کے لیے use کرنے ہیں۔ I would request that if we look our needs of future اور اگر ہماری requirement 22000 mega watt ہے اور ہم 16000 or 17000 produce کر رہے ہیں تو later on یہ چیزیں بڑھنی ہیں۔ اگر اس requirement کے ساتھ ہمارےپاس اتنی deficiency ہے تو in the next few years اس کی demand بہت بڑھ جائے گی۔ آپ کو اپنی financial requirement and capacity کو بڑھانا پڑے گا۔ اس وجہ سے کہ اس وقت یہ چیز مہنگی ہے، اس لیے اس کو oppose نہ کیا جائے اور اپنے reservoirs, resources پر rely کیا جائے تاکہ اپنی economy strong ہو۔ اس سےبہت سے factors link ہوں گے۔

Thank you very much.

Madam Deputy Speaker: Now put the resolution to the House.

(The resolution was carried)

Madam Deputy Speaker: Now we move to item No. 2. Mr. Ejaz Sarwar, Youth Shadow Minister for Interior would like to present a policy on FATA reforms.

Mr. Ejaz Sarwar: Thank you Madam Speaker. The federally administered tribal areas are semi autonomous tribal region in the north western Pakistan bordering Pakistan's provinces of Khyber Pakhtunkhaw and Balochistan to the east and south and Afghanistan's provinces. The FATA areas comprises of seven tribal agencies, six frontier regions and are directly governed by Pakistan's Federal Government through special set of laws called Frontier Crime Regulations. The territory is almost exclusively inipted by Pashtoons. The population of FATA is about five million. It is around 17% with male literacy rate and in female 3%. The local economy is chiefly with agricultural practice in few fertile valleys, most house holds are engaged in primary level activities such as subsistence agriculture and live stock raring. All small scale business conducted locally. There are limited unorganized mining in some areas. People may seek employment as a short term unskilled labourers. The Frontier Crime Regulations is a single composite law providing legal, administrative and procedural provisions for all governance civil criminal matters in FATA. The last government in 2011 have done considerable amendments in FCR.

First of all the Political Parties Ordinance 2002 has been extended to tribal areas and now political parties are allowed to operate freely for the first time in tribal areas. These amendments are step towards planting tribal people three basic rights, appeal, وکیل اور دلیل- After these amendments verdicts made by Political Agent could be appealed to the Commissioner of adjacent settled district. Subsequently the decisions decrease orders and sentences made by Political Agent or Commissioner can be appealed to the FATA Tribunal. The FATA Tribunal consists of two retired bureaucrats and lawyer. New amendments ensure the protection of women and children below 16 and above 65 and these amendments forbid collective responsibility action. These amendments also forbid a rusting of entire tribe under collective responsibility section. There are still many problems in FCR and its applications. In terms of citizens access to the independent judiciary in FATA the most significant conceptual problem with FCR is its unification of executive and judicial systems. Commissioners, Additional Commissioners, Political Agents and Assistant Political Agents are all executive officers with judicial powers. Critics argue that the process of receiving a fair trial is decreased significantly when same officials who hear civil and criminal matters are also responsible for day to day administration of an Agency or a Frontier Region.

Tribal areas have been historically neglected and isolated. Theses areas are used for geo strategic ….

Madam Deputy Speaker: Please summerise.

Mr. Ejaz Sarwar: These areas are used for geo strategic ventures and as a buffer zone in Pakistan and Afghanistan. Now these people should be integrated in social and political process. In order to address identity crisis of these areas they should have a proper name like NWFP was renamed as KPK. Instead of political agents the judges should be appointed to deal with the legal matters and a retired judge should also be a member of FATA tribunal. In the long run the right of appeal should be given to the people so they could appeal to the High Courts and Supreme Court of Pakistan so that the fundamental and human rights could be ensured. In addition to it keeping in view the social, cultural norms, political realities and tribal values efficient government system should be devised for FATA so that tribal people could be empowered and are allowed to govern them.

Moreover the representatives of FATA should be allowed to legislate for these areas and women from FATA should be selected on reserve seats so that women participation in political process could be ensured. Thank you very much.

Madam Deputy Speaker: Mr. Rajesh Kumar Maharaj, Mr. Afnan Saiduzzaman Siddique, Mr. Asadullah Chattha, Syed Faiz Ali, Ms. Zaib Liaqat, Mr. Asad Abdullah would like to present a policy for protection of minority rights and procedural amendments in blasphemy laws in light of the report prepared by the Blue Party on "Violation of Minority Rights.

جناب راجیش کمار مہاراج: شکریہ میڈم سپیکر۔

I with my fellows would like to present a policy for the protection of minority rights and procedural amendments in blasphemy laws in light of the report prepared by the Blue Party on "Violation of Minority Rights.

Madam Speaker, Pakistan is a country of Islamic Democratic Republic of Pakistan as a democratic country.

جمہوریت میں برابر کے حقوق کی بات ہوتی ہے، جمہوریت کا مطلب ہے کہ کسی قسم کی discrimination نہ ہو۔ اس میں minority کا لفظ بھی عجیب لگتا ہے لیکن جب facts and figures کی بات ہو تو "Minority means few or less then half of the totals" definition of minority is پاکستان کی

آبادی 180 ملین ہے جس میں 95% مسلمان ہیں اور باقی عیسائی، احمدی، ہندو اور دیگر minority consider ہوتے ہیں۔ Minority population میں احمدی بیس لاکھ، ہندو 39 لاکھ50 ہزار، عیسائی 29 ہزار50 ہزار، بہائی47 ہزار، سکھ 21 ہزار اور بدھ 70 ہزار ہیں۔ پاکستان کے قیام کے وقت 11th September 1947کو ہمارے قائد محمد علی جناح میں کہا تھا "You are free to go your temples and your masques and you have provided the equal rights of citizens". ہر شہری کو برابر کا حق ہے۔ اس کے بعد Constitution of 1956 جو objective resolution پر base کرتا تھا، اس میں یہی بات تھی کہ it was based on the Islamic way of آیا equal right of the citizens and then Constitution of 1973 اور اس life, promotion of local government institute, fully participation of women in national life میں یہ بات واضح طور mentioned تھی کہ protection of minorities. اس کے بعد Article 2(A) آ جاتا ہے in fact not only it protects the minorities in Pakistan but in a many ways gives double rights to the minorities لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس article میں تو double rights کی بات کی گئی ہے لیکن minorities کو ان کے double تو کیا پورے حقوق بھی نہیں مل رہے۔ بہت discrimination ہے، ایسے بہت سےواقعات ہوتے ہیں جو ہم روز اخبارات میں پڑھتے ہیں جن forced conversions, misuse of blasphemy laws, abductions, migrations یہ ساری discrimination ہو رہی ہے these are the extremists which are not doing better for the prosperity of Pakistan. اس طرح کے واقعات ہو رہے ہیں on the basis of democracy everything should be followed on the basis of Constitution. اسی کی بنیاد پر ہمیں ہر چیز چلانا ہوتی ہے۔ جب آئین میں برابر کے حقوق کی بات ہے تو آپ کو وہ حقوق مہیا کرنے ہیں۔ اس بنیاد پر میرے پارلیمانی ساتھیوں اسد اللہ چٹھہ، مس زیب لیاقت، سعید فیض علی، اسد عبداللہ نے مل کر ایک report تیار کی ہے جس میں minority کے حساب سےجتنے بھیarticles ہیں، جو آئین میں موجود ہیں، ان کی بنیاد پر تاکہ خصوصی طور پر سندھ میں forced conversion کا معاملہ ہے، اس سلسلے minorities کی شکایت ہے کہ ہماری بیٹیوں کو kidnap کر نے کے بعد forced conversion کی جاتی ہے، ہمیں judiciary rights نہیں دے رہی اور دیگر اداروں میں discrimination ہو رہی ہے۔ آپ نے حال ہی میں لاہور میں بادامی باغ اور گوجرہ کے واقعات دیکھے ہوں گے اور misuse of blasphemy laws کے وجہ سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ہم democratic ہیں۔ جب equal citizenship rights نہیں ملتے تو you can not say it is a democratic country.

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم ذرا مختصر کیجیے۔

جناب راجیش کمار مہاراج: اس کے بعد ہم نے کچھrecommendations ان کی solution کے سلسلے میں اس رپورٹ میں دی ہیں ۔

Remove amputee in a systematic manner for Perrier leaders in a mosque particularly those controlled by the Estates and under the respective provincial and Federal Auqaf department for the ---- to the hatred on the basis of religious affiliations. Create parliamentary consensus for regulating maddrassas and mosques to prevent their use for the promotion and propagation of anti minority propagate and hate speech against the non muslims.

Clarify and resolve the statue of the state bodies such as the Federal Shariat Court and a Council of Islamic Ideology that has been used extreme actors within the Pakistani state system to provide legal cover to discrimination and abuse. Ensure that these bodies are enable to act the instrument of discriminations through a clear delineation of the power abolition as appropriate.

Ensure that all the educational establishments including primary and secondary schools, higher education colleges and universities protect all students from the discrimination on the ground of their religion by implementing effective mechanisms for the redress and accountability.

Development of --- training for media to help race awareness of what constitute has and inflammatory speech and refrain from it.

These are the recommendations.

باقی blasphemy laws کے بارے میں اسد اللہ چٹھہ صاحب بتائیں گے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم اسد چٹھہ صاحب۔

جناب اسد چٹھہ: شکریہ میڈم سپیکر۔ آج اتفاقاً Leader of Opposition نے ایک clause tyranny of majority use کی ہے اور بدقسمتی سے پاکستان میں tyranny of majority on minority since beginning (1947) continue کر رہی ہے۔ اس کا پہلا موقع 1949, 1950 and 1951 کے Ahmadi riots ہیں۔ اس کے بعد 1953 میں Justice Munir Commission Report آئی جس میں بتایا گیا کہ کس طرح ہماری civil, military and mulla forces نے state and state structure hijack کیا ہوا ہے اور وہ properly minorities کی ethnic cleansing کر رہے ہیں۔ میڈم! Blasphemy Law کی تاریخ ڈیڑھ سو سال ہے۔ Blasphemy Laws were first introduced by the British rule in 1860. Pakistan Penal Code 1860 میں کل تین provisions تھیں۔ اس کے بعد 1927 میں British Rule کی طرف سے ایک اور clause ڈالا گیا۔ British Rule میں from 1860 to 1947 total registered cases were six. اس کے بعد اللہ نے ایک ملک پاکستان دیا تا کہ یہاں ہم سب مل کر along with minorities رہ سکیں۔ یہ قائد اعظم کا بھی vision تھا۔ 1947 سے 1980 ہم اس طرح ہی چلتے رہے اس law میں کوئی ترمیم نہ ہوئی لیکن اچانک ایک ڈکٹیٹر آئے جنہوں نے جھوٹی قسم کی Islamisation پاکستان میں پھیلانے کے لیے اور پاکستان کی state کو ideologically corrupt کرنے کے لیے کچھ نئے Islamic Law لائے۔ بدقسمتی سے ہم آج بھی ان blasphemy laws پر بات کرنے سے کتراتے ہیں۔ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ ہماری ایک لیڈر نے جس اس سلسلے میں کوئی بات کی تو ان کو ملک سے باہر بھیجنا پڑا۔ وہ آج کل امریکہ میں پاکستان کی سفیر ہیں۔ اس کے بعد ضیا صاحب blasphemy law میں پانچ نئےclauses لائے and that five clauses are targeted to a specific minority community and that is Ahmedi community. ان میں سے چار clauses specifically Ahmedi community کو target کرتی ہیں۔ میں اس House اور Leader of the Opposition سے request ہو گی وہ in person میرے ساتھ چلیں ہم tyranny of majority کو ختم کریں۔

میں اس میں بہت اہم issue share کرنے جا رہا ہوں اور میں figures code کروں گا کیونکہ Leader of Opposition figure code کرنے کا بہت شوق رکھتے ہیں تو یہ ان کے لیے بھی مفید ہو گی۔ From 1851 to 1947 total registered cases were six. From 1947 to 1987 eight blasphemy cases were registered and from 1987 to till now, in 30 years 244 cases are registered. میرا اپنی legal acumen blasphemy law میں کہتا ہے کہ ان کا misuse curtail کرنے کے لیے ہم procedural changes کر سکتے ہیں۔ جنرل ضیا صاحب جو دو clauses لائے تھے، انہوں نے mens rea element ختم کر دیا ہے۔Mens rea basically intention to commit a crime ہوتا ہے۔ مثلاً دس سال کا بچہ یا تیس سال کا پاگل آدمی بھی اگر اس طرح کو کام کرتا ہے تو یہ نہیں دیکھا جائے گا کہ وہ بچہ ہے یا وہ mentally ill ہے اور اس کو بھی سزا ملے گی۔ آپ نے حال ہے میں پاکستان، اسلام آباد میں ایک خاتون کا exactly یہ معاملہ تھا کہ ان کو کوئی mental syndrome تھا۔ اس قسم چیزیں ختم کی جائیں اور procedural changes لائی جائیں تا کہ Lower Judiciary میں extremist element ہے اور unfortunately ہم نے خود ذاتی طور پراس کو face کیا ہے، اس کو بھی ختم کیا جا سکے۔

پولیس میں بھی reforms لانے چاہییں، پنجاب کے ایک IG جو تھوڑا عرصہ پہلے remove ہوئے ہیں، ان کا right wing کی خاص جماعتوں کے ساتھ personal inclination تھا اور انہوں نے اس کو خود propagate کیا تھا اور minority کے خلاف in person اس قسم کے کافی cases کروائے تھے۔

میں Leader of the Opposition سے درخواست کروں گا کہ وہ مہربانی فرما کر میرے ساتھ خود آئیں یا اپنے Shadow Law Minister کو کہیں کہ وہ میرے ساتھ چلیں اور ہم اس tyranny of majority کو جلد از جلد ختم کریں۔ انشاء اللہ ہم انشاء اللہ ہم in the next session amendment in the blasphemy law along with the opposition لے کر آئیں گے۔ میری ان سے درخواست ہو گی کہ یہ میرے ساتھ چلیں، ان کی نوازش ہو گی۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ زیب لیاقت صاحبہ۔

Miss Zaib Liaqat: Thank you. Most of the points were discussed my fellow but I just like to say there is need to change the curriculum as well. The curriculum is very biased. I think our students must know that the first Chief Justice and the Chief of Army Staff Pakistan were non Muslims and many achievements and services of non Muslims for Pakistan should be added in curriculum. Why do we forget that all great schools in Pakistan including Karachi Grammar School, Convent of Jesus and Marry, Canaired Collage, Atchison Collage and many more were built by non Muslims? Muslim parents have been dying to get their children admitted in these schools and since they were built 100 years ago.

اللہ کی طرف سے رسول پاک □ کو کہا گیا تھا کہ آپ کو داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ یہ ہم پر لازم نہیں کہ ہم دوسروں کو forcibly convert کریں اور ہمارے دین میں زبردستی نہیں ہے۔ I think we should add to our curriculum how Prophet Peace be upon him dealt with the non Muslims in the state of Makka. It is time not just discuss the great personality and the exemplary personality of Prophet Peace be upon him. It is destructive to the free and an open society. Every party in Pakistan says that they will bring روٹی کپڑا اور مکان what about the freedom to practice his religion. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Now we move to item No. 5. Mr. Arslan Ali and Mr. Kashif Ali would like to move a resolution. Mr. Arslan Ali.

Mr. Arslan Ali: Thank you Madam Speaker. I with Mr. Kashif Ali would like to move the following resolution.

> "This House is of the opinion that government should lift the ban from Youtube as it is a clear violation of article 19(a) of constitution of Pakistan, which guarantees the right of information to every citizen."

میں یہاں موجود اپنے parliamentarians کو بتانا چاہوں گا کہ Article 19(a) تمام شہریوں کو یہ حق دیتا ہے کہ every citizen shall have the right to have the access to information of all matters of public information. Youtube اور اس طرح کی دوسری websites جو information available ہے، تمام شہریوں کا حق ہے کہ ان تک ان کی رسائی ہو۔ دوسرا میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس کو ایک blasphemy video کی بنا پر اس کو block کیا گیا، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس سے ہمیں کیا فائدہ ہوا؟ یہاں پر code کیا گیا ہے کہ حضور □ کی زندگی اور ان کے actions code کیے گئے ہیں تو جب حضور □ کے دور میں blasphemy ہوئی تو انہوں نے اپنی آنکھیں بند نہیں کیں۔ یہاں پر blasphemy ہو رہی ہے اور ہم نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیے ہیں۔ جب ہم اسلام کی بات کرتے ہیں تو وہ تو کہتا ہے کہ اگر گناہ ہو تو ان کو ہاتھ سے روکو مگر ہم نے اپنی آنکھیں بند کر لی ہیں۔

اگر ہمیں صرف یہ video block کرنی تھی تو ہمارے پاس Pakistan Internet Exchange Commission ہے جو وہاں پر موجود data filter کرتا ہے اور اس video کو بھی block کر سکتا ہے۔ ہم اس video کو block کر کے Youtube کو un-ban کر سکتے ہیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم ارسلان علی صاحب، میرا یہ سوال ہے کہ انہوں نے جو Youtube کو ban کیا ہوا ہے that was as a protest کہ آپ اس کو ہٹا نہیں رہے۔ What do you think about that? Was that the right thing to do is it still the right thing to do?

Mr. Arslan Ali: Madam, Youtube is a private website

حکومت ایک private company کے خلاف احتجاج کر رہی ہے۔ جب ہمارے پاس options available ہیں اور ہم video block کر سکتے ہیں تو کیوں نہیں کرتے؟ حکومت اس حکومت کے خلاف احتجاج کرے، آپ سفارتی سطح پر ان سے احتجاج کریں، ایک private website کے خلاف احتجاج مناسب نہیں بلکہ ایک حکومت اور private institution کا کوئی link نہیں بنتا کہ آپ اس سے tussle لگا کر بیٹھ جائیں۔

Madam Deputy Speaker: I would also like to bring the House's attention to the idea that the video was not a religious move. It was a political move. Videos were first appeared in the Arab states. It was in English but somebody has to translate it. So you need to keep these things in mind that what are the factors which lead to such problems or issues. Mr. Kashif Ali.

جناب کاشف علی: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم! جیسا کہ آپ نے کہا کہ Youtube پاکستان میں کیوں block ہوا۔ اس کا context تو یہی ہے کہ ایک فلم بنی تھی which was not a film, it is a video of 8 to 10 minutes. اس کا نام Innocence of Muslims تھا۔ There is no doubt in that it was a stupid film. I would call it a complete slander مگر جب آپ کوئی stupidity دیکھتے ہیں تو اس کا logic, rationale یہی ہوتا ہے کہ you just ignore the stupidity and move on with your life. You say this is a stupid film and go on with your life. ہم نے Youtube ban کر دی جو کہ آئین کی دفعہ 19 کے خلاف ہے۔ اگر کوئی ایسی چیز ہوتی ہے تو اس کے خلاف احتجاج کرنے کا کوئی طریقہ ہوتا ہے۔ Government of Pakistan should have gone to the United Nations, government of Pakistan should have called its ambassador back جس ملک میں وہ بنی تھی۔ دوسرا یہ کہ Pakistan was the only country who protested at state level. By state level I mean کہ انہوں نے چٹھی دی اور لوگوں نے احتجاج کیا this is a way. Youtube block کرنے کا نتیجہ کیا ہوا ہے؟ یہ ٹھیک ہے کہ Youtube delegates have been visiting Pakistan وہ پانچ، چھ مرتبہ آئے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہمیں بڑا نقصان ہو رہا ہے اور پاکستان خوش ہو رہا ہے کہ دیکھو ان کو نقصان ہو رہا ہے تو ہمیں بھی تو نقصان ہو رہا ہے۔ یہاں ایک صوبے کے CM Laptops دیتے ہیں Internet تو ہے نہیں تو ان کو کہاں چلائیں گے؟ اس کو block کرنے کے باوجود proxy لگا کر ہر چیز چل رہی ہے تو احتجاج کرنے کا فائدہ کیا ہے؟ کسی logic کی basis پر protest کرنا چاہیے اور وہ یہ ہے کہ Pakistan should have used its clout. Pakistan is one of the strongest members of OIC. Pakistan has huge clout in the SAARC. Pakistan has the strong clout in all the regional organizations آپ ان میں جا کر at the state level protest کرتے۔ یہ کوئی طریقہ نہیں کہ آپ نے Youtube block کر دی، ٹھیک ہے اس ان کو in financial termsنقصان ہوا ہے مگر اس سے زیادہ ہماری عوام کا نقصان ہوا ہے ان کے پاس جو source of information ہے you have just try to shut out that. اس لیے یہ resolution آئی ہے اور this resolution is not against the religion. That film was stupid, complete slander. Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم رفیع اللہ کاکڑ صاحب۔

Mr. Rafiullah Kakar: Thank you Madam Speaker. I totally endorse this resolution and being the member of the Blue Party we believe in the implementation and complete observation of all the rights that have been guaranteed to the citizens by the Constitution. Having a very moderate agenda I would support this resolution on the following ground.

First of all we need to realize the importance of technology in 21st century.

اس کی وجہ سے ہماری society میں ایک بڑا change آیا ہے کہ technology کی وجہ سے وہ تمام artificial security barriers جو ہم نے impose کیے ہیں جن میں social, cultural barriers شامل ہیں، ان میں loop holes create کیے ہیں۔ پرانے زمانے میں یہ ہوتا تھا کہ خواتین کو گھروں سے باہر نہیں آنے دیا جاتا تھا، بچوں پر پابندی لگا لیتے تھے مگر یہ internet or technology virus کی طرح پھیل گئی ہے

تو اس کے آنے کے ساتھ ہمیں اپنے social system میں اپنے آپ کو overall adapt کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں ایک ضروری چیز یہ ہے کہ پرانے زمانے کی طرح اپنے بھائی، بچوں کو کسی چیز سے by force منع نہیں کر سکتے۔ اب ہماری پرورش میں ایک اہم element education and orientation ہونا چاہیے۔ Youtube کے حوالے سے میں اس resolution اس حوالے سے support کروں گا کہ اس پر پابندی لگانے سے یا دو، تین دیگر websites کو بند کرنے سے mentality change نہیں ہو گی، وہ تو وہی رہے گی اور دوسری بات یہ ہے کہ technology نے itself alternates پیش کیے ہیں اور جس طرح سے کاشف صاحب نے بتایا ہے کہ پاکستان کی آدھی سے زیادہ آبادی بدقسمتی سے وہ Youtube پھر بھی دیکھ رہی ہے۔ اس قسم کی proxies ہیں کہ آپ ہر website دیکھ سکتے ہیں۔ ہم نے بس دل کو تسلی دی ہے کہ ہم نے ان پر پابندی لگائی ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ آپ اپنی youth کی education پر emphasis کریں تا کہ اگر Youtube پر پابندی نہ بھی ہو آپ کی youth اتنی educated ہو کہ وہ ایسے videos کو دیکھنے سے خود refrain کرے۔

ہم سب agree کریں گے کہ state کے decision making process کی ایک rationale ہوتی ہے ، اس میں pros and cons and calculated analysis کیا جاتا ہے کہ ہمارے pursued advantages and disadvantages کیا ہیں۔ State does not act on rationale impulses. اس میں rational impulses نہیں ہوتے جس طرح individuals میں ہوتے ہیں۔ اس میں emotions and biases نہیں ہوتے۔ میرے خیال میں government of Pakistan کی طرف سے under pressure of the religious forces in the country Youtube ban کرنے کی move ایک impulsive response تھا۔ جیسا کہ کاشف صاحب نے بتایا ہے کہ state کا کیا کام ہے کہ ہم نے on diplomatic level and through concerned proper channels protest record کروایا ہے۔ اس کے بعد ہمیں just to appease some religious quarters in the country Youtube ban کرنے کے سلسلے میں جذبات میں نہیں آنا چاہیے۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ ہم مسلمان ہیں اور ہمیں اپنے نبی سے اور اپنے religion سے پیار ہے اور اسی طرح ہم تمام پیغمبروں سے پیار ہے اور ہم ان کی respect کرتے ہیں۔ اس لیے ہم expect کرتے ہیں کہ وہ respect کریں لیکن میں ایک بات کہوں گا کہ at times we tend to be over sensitive about things. By over sensitive what I mean is کہ بعض اوقات کوئی low class person just for popularity کوئی گھٹیا قسم کی video or sentence کہہ دیتا ہے اور اس کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ میں ذرا مسلمان دنیا میں آگ لگاؤں اور اس video کی بنیاد پر ہم پوری مسلم دنیا میں جا کر احتجاج کرتے ہیں۔ ہمیں احتجاج کے طریقے بھی نہیں آتے، ہم اپنے شہروں میں توڑ پھوڑ کر رہے ہوتے ہیں، مجھے تو اس بات پر حیرت ہے۔ وہ video امریکہ، یورپ میں کسی ایک فرد کی گھٹیا mentality کی product ہے اور وہ یہی چاہ رہا ہے کہ پوری مسلم دنیا میں اس کا نام لیا جائے، اس کا مقصد ہی یہ ہے اور ہم اس کا purpose achieve کرنے میں اس کو help out کرتے ہیں اور ساتھ ہی ہم توڑ پھوڑ سے اپنے بھائی بہنوں کا نقصان کرتے ہیں، state property کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس لیے ہمیں اپنے calculated responses کرنے چاہییں ہاں اگر حکومت کی سطح پر ایسی کوئی حرکت ہو تو ہمیں اس طرح کا response دینا چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم عبدالصمد صاحب۔

جناب عبدالصمد: شکریہ میڈم سپیکر۔ جس طرح آپ نے ارسلان صاحب سے سوال پوچھا تھا تو میڈم سپیکر!اگر ہم نبی کی زندگی مطالعہ کریں تو اس وقت بھی ایسے کافی مواقع آئے کہ ان پر کوڑا کرکٹ پھنکا گیا، انہیں گالیاں دی گئی اور ان کے منہ پر تھوکا گیا۔ نبی کی ایک حدیث کا مفہوم ہے کہ جو بندہ محروم کرے، اس کو عطا کرو، جو گالی دے، اسے دعا دو، جو ظلم کرے، اس کے ساتھ نیکی کرو۔ یہ اخلاق تم اپنا لو، جنت الفردوس میں گھر کی چابی مجھ سے لے لو۔ یہاں ہم نے Youtube ban کر کے ایک protest record کرایا ہے۔ ہمیں یہ پالیسی اپنانی چاہیے تھے کہ Youtube is a open media وہاں پر کوئی بھی بندہ اپنا کوئی بھی message record کرا سکتا ہے اور کچھ بھی share

کر سکتا۔ Innocence of Muslims میں اس طرح کا content تھا جو obviously was stupid content and obviously it did hurt the feelings of the Muslim community in the world لیکن ہمیں کیا کرنا چاہیے تھا؟ نبی ﷺ نے کہا جو محروم کرے، اسے عطا کرو، جو گالی دے، اسے دعا دو، ہمیں Youtube پر اسلام کو اس طرح portray کرنا چاہیے تھا۔ ہمیں اس طرح کے steps لینے چاہییں تھے کہ اسلام بہتر طور پر portray ہو اور دنیا کو ایک message ملے نہ کہ جو ہم نے یہاں پر دیا کہ nationwide protest کیا اور اپنے ملک کا نقصان کیا۔ جب ہم نے چھٹی منائی اور یوم عشق رسول ﷺ پر ہوائی فائرنگ سے میرا ایک دوست فوت ہو گیا تھا۔ اگر اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں اور ہم چھٹی کے دن احتجاج کرتے ہیں، پشاور میں دو سینماؤں کو جلایا گیا یعنی ہم اپنے ملک کو نقصان پہنچا رہے ہیں تو دنیا کو کیا پیغام دے رہے ہیں؟ اسلام ہمیں یہ تو نہیں سکھاتا۔ نبی علیہ صلوۃ والسلام کی زندگی میں اس طرح کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں کہ ایک یہودی کہتا ہے کہ میں تم کو نبی نہیں مانتا ، تم میری نظر میں سب سے گندے انسان ہو۔ ہمیں اپنی Islamic teaching follow کرنی چاہییں اور تھوڑا سا rationale ہونا چاہیے، جس طرح رفیع اللہ صاحب نے بھی بات کی۔ یہ state decision ہے، ہم state کی representation کریں اور اگر ہم نے اپنا protest record کرنا تھا تو وہ ہم کر چکے ہیں، ہم اس کے خلاف بات کر چکے ہیں۔ اب ہمیں move on کرنا چاہیے۔ Youtube already چل رہا ہے اور ا س پر ہم search Pakistan, Islamabad or Lahore کریں تو جو لسٹ آتی ہے اس سے اسلام آباد اور لاہور کے بارے میں دیکھ سکتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس کو بہتر بنا دیں کہ اگر پاکستان کو کسی چیز سے insurgency or terrorists سے link کیا جائے اگر آپ ان چیزوں کے بارے میں Youtube پر اسلام آباد یا پاکستان کی کسی بھی شہر کا نام search کریں تو terrorism, bomb blast اور غیر اخلاقی قسم کی چیزیں وہاں آ جاتی ہیں۔ To avoid that kind of situation, you should give a positive message of Islam over there. The protest has already been recorded now we need to move on and we need to share the content that shows the bright message of Islam. Thank you very much.

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم یاسر عباس صاحب۔

جناب یاسر عباس: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں اس resolution سےبھرپور اتفاق کرتا ہوں and I completely endorse what Mr. Arslan and Mr. Kashif Ali has stated. ہم پاکستانی لوگ جو اچھے مسلمان ہونے کے دعوے دار ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ صرف اسلام اور دین کی سرپرستی شاید ہماری ہی responsibility ہے اور وہ اس sense میں ہے کہ ہم نقصان پہنچا کر دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ What I want to say is that people of Pakistan should know that social world and social media has no norms and no limits. Whatever a person can post on social media, there is no limit اور کوئی بندہ اپنی مرضی سے کچھ بھی وہاں پر post کر سکتا ہے۔ ہماری جو جذباتی سوسائٹی ہے، جو عشق رسول ﷺ میں جب ایک blasphemy attempt ہوا تھا، اس پر احتجاج میں ہم ATM machines کو اکھاڑ تے ہیں، بنک اور بیکریاں لوٹتے ہوئے کرتے ہیں تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کس قسم کا عشق رسول ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ رسول ﷺ اس سے خوش ہوئے ہوں گے، ان کو اس قسم کے احتجاج کی ضرورت نہیں تھی۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ہم فرد واحد کے عمل کی وجہ سے پورے western world کو کہہ رہے ہیں کہ شاید یہ سب ہی اسلام کے خلاف ہیں۔ وہ ایک بندے کا عمل تھا کیونکہ he wanted to gain attention and which surprisingly did and we made him in international media. شروع کے ایک ہفتے میں دنیا میں اس video کے تیس سے چالیس views تھے لیکن within a week وہ thousands میں چلی گئی ہے، یہ کیا show کرتا ہے کہ اس کے popularity graph کو آگے لے جانے والے کون تھے، ہم مسلمان ہی تھے۔ ہم اس کو counter کرنے کی بات کروں کہ توڑ پھوڑ کرنے کی بجائے کیا Muslim film makers اس سلسلے میں ایک counter film نہیں بنا سکتے تھے جس میں رسول ﷺ کے بارے میں

لوگوں کو بتایا جا سکے؟ کیا وہ ایک ایسی documentary نہیں بنا سکتے تھے جس سے رسول کی sanity and divine حیثیت کو portray کیا جا سکتا؟ ہماری ایک سیاسی پارٹی پیپلز پارٹی جو جمہوریت کی دعویدار بن کر منظر عام پر ہیں اور کیا یہ freedom of expression پر حملہ نہیں تھا کہ اس نے اس کو بند کر دیا اور ایسے students تھے جو اپنے lectures کے سلسلے میں Youtube پر rely کرتے تھے۔ کچھ ایسےلوگ بھی تھے جو اپنی documentaries academic کے لیے اور میں ایسے بہت سے Pakistani studentsکو جانتا ہوں کہ جن کا کاروبار اس سے چلتا ہے، who through short filing, Youtube channels کے short films, music ان کے اپنے advertisement and through all contribute. تھے جو ان کی earning کا ذریعہ تھا۔ ہماری سوسائٹی میں جو radical elements ہیں ان کو یہ پتا نہیں ہے کہ Youtube ہے کیا اور دوسرا یہ کہ جب وہ سامنے آتے ہیں، میں اپنا تجربہ بتاتا ہوں کہ جب ڈنمارک میں حضور کی شان میں گستاخی کی گئ، ان کے کارٹون بنائے گئے تو میں ڈی چوک میں کچھ لوگوں کے پاس کھڑا تھا اور میں نے مدرسے کے ایک طالبعم سے پوچھا کہ what is facebook, do you know that? اس نے کہا کہ نہیں۔ میں نے پوچھا پھر آپ یہاں پر کس وجہ سے آئے ہو؟ اس نے کہا کہ پتا نہیں۔ میں پوچھا پھر آپ کیوں آئے ہو؟ اس نے بتایا کہ مولوی صاحب نے کہا ہے کہ جو protest میں نہیں آئے گا he will be penalized یعنی اس کو اس طرح سے اس جگہ پر مجبوراً لایا گیا تھا یعنی اس کو یہ پتا نہیں تھا facebook کیا ہے اور یہ بھی پتا نہیں تھا کہ باہر کیا ہوا ہے جس کی وجہ سے میں ڈی چوک میں ہاتھ میں ڈنڈا لے کر کھڑا ہو کر احتجاج کر رہا ہوں۔ یہ ہمارے مسلمان ہونے کی نوعیت ہے۔ اس وقت ضروری ہے کہ لوگوں کو بتائیں کہ رسول کی legacy برداشت اور انسانیت پر مبنی تھی نہ کہ توڑ پھوڑ پر۔ رسول کی جو divine حیثیت ہے، اس کو جس طرح west میں کیا گیا، وہاں پر مسلمانوں نے قرآن تقسیم کیے۔ کیا ہم یہ نہیں کر سکتے تھے۔ لندن اور امریکہ میں لوگ ذاتی طور پر trains and buses میں اس video کو discuss کرتے تھے اور at the same time کہتے تھے کہ کس بری طرح سے مسلمانوں کو portray کیا گیا ہے اور even non Muslims اس کو accept کر رہے تھے۔

جس طرح ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ فرد واحد کی وجہ سے عالم اسلام terrorist نہیں ہو سکتا اسی طرح سے پورا west ایک فرد کے اقدام کی وجہ سے اسلام دشمن نہیں ہو سکتا۔ ہمیں اس چیز کو سمجھنا ہو گا۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Mr. Omer Awais would like to propose an amendment.

Mr. Omar Awais: I would like to move the following amendment to this resolution. ”The House is of the opinion that government should lift the ban form Youtube as it is a clear violation of Article 19 (a) of the Constitution of Pakistan which guarantees the right of information to every citizen but rules and regulations to delete video/content must be implemented and enforced“.

Madam, this is the solution.

میڈم سپیکر! میں اس resolution کو with this amendment completely endorse کرتا ہوں - اس کی وجہ یہ ہے کہ ---

میڈم ڈپٹی سپیکر: آپ just amendment پڑھیں۔

Mr. Omar Awais: Ok. “but rules and regulations to delete video/content must be implemented”.

میڈم سپیکر! یہاں پر diplomatic channels کی بات کی گئی کہ ہم ان کو اپنا سکتے ہیں۔ یہاں پر اس video کے ردعمل میں جو رویہ اختیار کیا گیا اور جو پہلے بات بھی ہوئی کہ کچھ drawings بھی آئی تھیں ----

میڈم ڈپٹی سپیکر: آپ نے amendment پڑھ دی ہے۔

جناب عمر اویس: میڈم! اس میں point of personal explanation ہے۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Now I put this amendment to the House.

(The amendment is rejected)

Madam Deputy Speaker: Mr. Hasham Malik.

جناب ہشام ملک: شکریہ میڈم سپیکر۔ یہ جس طرح کی resolution ہے، ہم سب اس کو support کرتے ہیں کہ ہر کسی کو right of information ہے لیکن میں اس time span کی بات کرنا چاہوں گا کہ افسوس کی بات ہے کہ ہم اس نبی ﷺ کی امت ہونے کے دعویدار ہیں جس نے ہمیں اچھائی کا سبق سکھایا اور ہم نے جا کر چوکیاں جلائیں اور املاک کو نقصان پہنچایا۔ میں ایک مثال دوں گا کہ پشاور کے ایک صاحب بھاگتے ہوئے آتے ہیں اور بند شٹر والی دکان پر flying kick مارتے ہیں اور وہاں سے چلے جاتے ہیں، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ کس قسم کا عشق رسول ﷺ کا دن منایا جا رہا تھا۔ صدر پاکستان کی move کو appreciate کرنا چاہیے کہ انہوں نے UN General Assembly جاتے ساتھ سب سے پہلی بات اس پر کی۔ جب protest lodge from the higher authority ہو گیا تھا تو I would not support the move of the government لیکن وہ شاید popular sentiments calm down کرنے کی move تھی Youtube کی اور اس وقت ہم جیسے لوگ بھی بولنے کا قابل نہیں تھے کیونکہ society as a whole situation hijack کر کے بیٹھی ہوئی تھی۔ اب وہ وقت گزر گیا ہے اور لوگ اس بات کو بھول چکے ہیں۔ جن کا عشق تھا شاید ان کی عاشقی کم ہو چکی ہے، وہ اب اس کو یاد نہیں کرتے حالانکہ contents and material وہی ہے، وہ صرف تین دن کا غصہ تھا۔ چوکیاں اور property جلانی تھی اور کچھ نہیں۔ میں ارسلان صاحب کی بات کو on a lighter note quote کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ برائی کو ہاتھ سے روکو اس لیے مسلمانوں نے نیا طریقہ اپنایا ہے اور برائی کو ہاتھ کی بجائے خودکش جیکٹ سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں اس لیے اس طرح کی تلقین نہ کی جائے۔ یہ resolution pass ہونی چاہیے and from the Treasury Benches, I think we all support it. Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ شاہانہ افسر صاحبہ۔

مس شاہانہ افسر: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں اس resolution کو support کرتی ہوں لیکن میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ یہ میرے اور سب پاکستانیوں کے لیے بہت embarrassing بات ہو گی and sorry to say لیکن پاکستان دنیا کے ان ممالک میں شامل ہے جن میں pornographic websites کا استعمال سب سے زیادہ ہے۔ہماری حکومت نے ان کو روکنے کے لیے کبھی کوئی step نہیں لیا۔ ہمیں پتا ہے کہ daily wages پر child labour کا شکار بچے سارے دن میں بیس سے پچیس روپے کمائی کر کے آتے ہیں اور وہ Net Café میں جا کر دس روپے میں ان websites کو access کرتے ہیں۔ ہماری حکومت نے یہ نہیں سوچا کہ ان کو یہ کرنے دینے سے مستقبل میں اپنی سوسائٹی کو کتنا threat پہنچا رہے ہیں۔ جب وہ بچے بڑے ہوں گے تو ان کی سوچ سے ہماری سوسائٹی کو کس قسم کا threat ہو گا۔

یوم عشق رسول ﷺ کی بات ہوئی تو میں ان سب لوگوں کو support کروں گی انہوں نے ان کے بارے میں جو بھی comments دیے۔ یوم عشق رسول ﷺ کو ہم بہت بڑی success بنا سکتے تھے but it was a complete failure on the part of the public, media and government. میڈیا لوگوں کو اس بارے میں aware کر سکتا تھا، جیسا کہ یاسر عباس نے کہا کہ لوگوں پتا نہیں ہوتا کہ یہاں کس چیز کے بارے میں protest کر رہے ہیں اور ہشام ملک صاحب نے بتایا کہ لوگ صرف دکانیں توڑنے اور چوکیاں جلانے کے لیے آتے ہیں۔ میڈیا نے اس کے بعدcampaign چلائی حالانکہ ان کو چار دن پہلے پتا تھا چھٹی آ رہی ہے اور لوگ احتجاج کریں گے۔ اس لیے میڈیا پہلے بھی awareness دے سکتا تھا لیکن میڈیا کا failure تھا کہ اس نے یہ نہیں کیا۔ ہم نے پچھلے کچھ عرصے سے media education کو بہت promote کیا ہے اور بہت سی universities نے media departments کھولے ہیں۔ Media students کو کہا جاتا ہے کہ آپ اچھی documentaries and videos بنائیں، ہم لوگوں کو TV reports لا کر ان کو

analyze کرنے کو کہا جاتا ہے۔ میں خود یہ کام کرتی ہوں، میں documentaries بھی بناتی ہوں اور talk shows analyze بھی کرتی ہوں تو جب آپ ایسے forum کو بند کریں گے تو ہماری academic life پر اس کا کیا effect ہو گا، یہ حکومت نے نہیں سوچا۔ ہمیں جب projects بنانے پڑتے ہیں تو بہت سی documentaries consult کرنی پڑتی ہیں لیکن جب ہم Youtube کو access کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اکثر وہ proxies سے ہو جاتا ہے لیکن پھر بھی ہم اپنے projects complete نہیں کر پاتے جس طرح ہمیں کرنے ہوتے ہیں۔ میں اس کو بھی support کرتی ہوں کہ ہمارے پاس اتنے اچھے film makers ہیں، اس لیے بجائے اس کے کہ ہم Youtube کو بند کرتے، اسی forum پر اسلام کے بارے میں اچھی video بنا کر load کر سکتے تھے اور مجھے یقین ہے کہ ہم Innocence of Muslim کو counter کر سکتے تھے۔ آخری بات یہ کہ جب انڈیا کا ایک ایکٹر کسی لیکچر کے لیے امریکہ جاتا ہے اور وہاں ائرپورٹ پر اس سے misbehave کیا جاتا ہے تو انڈیا امریکہ کو آنکھیں دکھائیں تو وہاں کے لوگوں نے شاہ رخ خان کو apologize کیا۔ ہمارے نبی بہت بڑی personality ہیں، ہم چاہتے تو we could made them apologize them for the act لیکن ہم نے غلط طریقہ اختیار کیا۔ پچھلے چار پانچ سال میں باہر کے brands کی جتنی imports بڑھی ہیں، وہ ہمیں پتا ہے۔ باہر سے bags, cosmetics import ہوتی ہیں۔ جن لوگوں نے video بنائی ہم نے ان کی چیزوں کو بند نہیں کیا لیکن ایک forum بند کر دیا جو ہمارے لیے بھی اچھا تھا۔ اس لیے بجائے healthy protest کرتے، ہم نے اپنے لیے ہی مشکلات بڑھائی ہیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ بشری راؤ صاحبہ۔

مس بشری اقبال راؤ:شکریہ میڈم سپیکر۔ Most of the things have been covered لیکن دو، تین چیزیں add کرنا چاہتی ہوں۔ ایک تو ہم نے protest کا جو طریقہ استعمال کیا everybody rely 14 minutes of such a cheep movie was enough to bring Pakistan to in an auto destruction mode. اس چیز پر دنیا بھر میں Twitter, Facebook and social media پر discuss کی جا رہی تھی which was a very negative image. اس کا طریقہ counter movie تھا اور یا پھر اس چیز کو importance دینے کی بجائے ignore کیا جاتا۔ اگر ایسی کوئی ضرورت تھی تو اس سے اچھی ایک movie بنائی جاتی، قطر نے ایک initiative لیا تھا لیکن پھر اس کو pursue نہیں کیا گیا۔ میرے خیال میں سب سے اچھا طریقہ یہ تھا کہ اس high time پر 58 Muslim countries untidily through OIC یا جو بھی forum تھا، وہاں اپنا protest record کروانا چاہیے تھا۔ یہ ان تمام ممالک کے لیے ایک common issue تھا اور اگر اس موقع پر بھی Muslim countries unite نہیں ہو سکے تو یہ بڑی شرم کی بات ہے۔لیبیا میں امریکہ کے سفیر Christopher Stevens کا جو murder ہوا تھا اور اس کے بعد ہیلری کلنٹن، اوباما اور پاکستان میں امریکہ سفارتخانے نے اس طرح کے notes دیے تھے کہ this is not something on part of the government of US لیکن امریکی حکومت نے یہ ضرور کہا تھا کہ ہمارا constitution freedom of speech allow کرتا ہے لیکن they should make a distinction between freedom of speech and hate speech. اس سلسلے میں حکومت نے Youtube بند کرنے کا جو initiative لیا تھا، میرے خیال میں وہ ٹھیک تھا لیکن اس کے بعد میں حکومت کی غلطی نہیں سمجھتی کیونکہ religious faction کی طرف سے بہت دباؤ تھا کہ اگر وہ Youtube کو کھول دیتے اور ہم نے اخباروں میں پڑھا تھا کہ Youtube will be opened by tomorrow پھر وہ نہیں ہوا۔ اس پر protest دوبارہ ہونے کا chance تھا اس لیے وہ نہیں کیا گیا۔ ہم جیسے لوگوں کو پہلے دن سے ہی پتا تھا کہ اس کے بند ہونے کا کوئی تک نہیں ہے اور جن کو نہیں پتا، ان کو نہیں پتا اور اگر وہ اب بھی کھلے گا تو وہ دوبارہ احتجاج کریں گے۔ سب کو ہی Youtube کی ضرورت پڑتی ہے I had an interview اس لیے آپ کو باہر کے بہت سے لوگوں کا انٹرویو پڑھ کو analysis کرنا ہوتا ہے تو I was not been able to do that and obviously جیسے سب نے proxy server use کیے، مجھے بھی کرنے پڑے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم احمد سلمان صاحب۔

جناب احمد سلمان ظفر: شکریہ میڈم سپیکر۔ بہت سی باتیں ہو چکی ہیں، میں ان کو repeat نہیں کرنا چاہوں گا۔ صرف دو باتیں کروں گا۔ عمر اویس صاحب نے جو amendment propose کی تھی شاید بہت سے لوگوں نے اس کو misunderstood کیا۔ وہ شاید یہ کہنا چاہ رہے تھے کہ ہماری حکومت کو Google Authorities سے بات کرنی چاہیے کہ اس قسم کا کوئی screening mechanism devise کیا جائے تا کہ اس قسم کی blasphemy movies یا کسی religious community کے sentiments کو hurt کرنے والی movies کو Youtube پر upload کرنے سےپہلے properly screening mechanism سے گزار جا سکے۔ ہم نے پہلے بھی دیکھا، یہ پہلا instance نہیں ہے کہ اس قسم کی Youtube video پر upload ہوئی، اس سے پہلے دو، تین مرتبہ Youtube blasphemous movies پر upload ہو چکی ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Do you think states would be willing to compromise on the freedom of expression of their citizens? If you tell the state

کہ اس طرح کا کچھmechanism ہونا چاہیے۔ Do you think Youtube itself could be able to compromise on its freedom of expression?

Mr. Ahmed Salman Zafar: Definitely they would be

بات یہ ہے کہ ہماری حکومت کو ان کو dialogue میں engage کرنا چاہیے کیونکہ میں آپ کو تھوڑا سا historical background دے رہا ہوں۔ یہ پہلا instance نہیں ہے، پہلے carry catchers بنے اور اس طرح کی videos بھی بنتی رہی ہیں۔ اس لیے ہماری حکومت کو چاہیے، ابھی پیپلز پارٹی کی حکومت نے اپنا tenure complete کیا ہے، in their last days انہوں نے Google authorities سے dialogue start کیا تھا لیکن اب ان کو tenure complete ہو گیا ہے اور election campaign start ہو گئی ہے، اس لئے بات آگے نہیں چل سکی۔ آپ نے protest record کرا دیا۔ جو لوگ بھی اس قسم کی cheep video بناتے ہیں ان کے اس قسم کے اقدامات کو روکنے کے لیے ایک screening mechanism devise کر دیا جائے تا کہ کوئی بھی blasphemous content upload ہونے سے پہلے screening mechanism سے گزارا جا سکے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اگر آپ پاکستان کی sociological composition دیکھیں تو مسلمان اکثریت میں ہیں اور جو religious parties ہیں، ان کا بھی masses میں بہت زیادہ ingress ہے۔ کوئی بھی پارٹی ان کے خلاف زیادہ نہیں جا سکتی لیکن میرا موقف یہ ہے کہ politics should not be done at the cost of violation of rules granted by the Constitution. انہوں نے اپنی resolution میں Article 19(A) کا حوالہ دیا ہے، وہ بالکل pertinent point ہے۔

حکومت نے اپنا احتجاج record کروا دیا لیکن in the long run جو basic fundamental right ہے جس کو Constitution grant کر رہا ہے، اس کی violation ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں جو concerned authorities ہیں particularly those who are at the helm of affairs ان کو چاہیے کہ protest record کروانے کے بعد وہ symbolic تھا وہ ہو گیا اب جو بھی حکومت ہے، اس کو as soon as possible اس کو کھول دینا چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب عمر اویس صاحب۔ اپنے comments brief رکھیے گا۔

جناب عمر اویس: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم! یہ ٹھیک ہے کہ amendments کو بڑے بے دردی سے رد کر دیا گیا ہے لیکن بات کی جا رہی ہے diplomatic channels, government to government involvement and users to the facility provider کے بیچ میں جو interaction ہے۔ اگر Facebook پر کوئی comment کیا جاتا ہے اور اس کو report کیا جاتا ہے تو comment کرنے والے کو warning چلی جاتی ہے یعنی process exists. جو draw Muhammad day کو جو event بنایا گیا تھا، یہ process exist کرتا ہے کہ اگر ایک کروڑ لوگ اس کے خلاف report کرتے ہیں تو وہ even delete کر دینا چاہیے لیکن ایسا نہیں ہوا اور وہ even Facebook پر چلتا رہا اور اس کے بعد وہ website launch کی گئی جس پر چیزوں کو upload کیا جا سکتا تھا اور بعد میں وہ website hack کی گئی۔کہنے کا مقصد یہ ہے کہ

جو Facebook rules and regulations اور اس طرح کی باقی sites نے اپنے business modules میں لکھے ہوئے ہیں ان کو implement کرنا چاہیے۔ I don't know انہوں نے یہ چیز کیوں delete نہیں کی کیونکہ اگر ایک کروڑ لوگوں نے کہا کہ یہ event delete ہونا چاہیے تو کیوں نہیں ہوا۔ مثال کے طور اگر ہم اس video پر as a user on online forum electronically protest کرتے اور وہاں پر جو rules and regulations exist کرتے ہیں، اس کے مطابق وہ چیز delete کر دی جاتی تو یہ زیادہ بہتر تھا اس سے کہ سڑکوں پر شور مچایا جا رہا تھا۔ پاکستانیوں کے لیے ایک کروڑ لوگ کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن شاید ایک کروڑ مسلمانوں سے زیادہ نے اس کو دیکھا ہو تو اس کو report کرنا کوئی issue نہیں تھا۔

Mr. Kashif Ali: Point of Order.

Madam Deputy Speaker: Kashif Ali sahib.

Mr. Kashif Ali: Madam, it is very pertinent to bring this information to the House جیسا کہ انہوں نے کہا کہ حکومت کو چاہیے تھا کہ اس video کو within Pakistan filter کر دیں، یہاں پر IT کے لوگ موجود ہیں، ان کو پتا ہونا چاہیے کہ اس protest سے پہلے there were discussions within government جس کا ثبوت اخبارات ہیں اور وہ یہی تھا کہ حکومت کیا کرے کہ Youtube Pakistan میں یہ video delete کر دے۔ ہوتا کیا ہے کہ liberal economy institutions یہ دیکھتے ہیں کہ clout کتنا ہے۔ پاکستان کی حکومت نےYoutube کے ساتھ بہت negotiate and bargain کیا تھا کہ اس کو یہاں پر delete کر دیں مگر وجہ یہ تھی کہ یہاں پر clout نہیں تھا۔ انڈیا میں Youtube نے یہ video ban کر دی تھی۔ انڈیا اور ملائشیا اور کافی مسلم ممالک میں Youtube نے یہ video delete کر دی تھی Youtube block نہیں ہوئی تھی۔ کافی مسلمان ممالک میں Youtube agreed upon because ان کے کچھ ایسے agreements ہیں اور وہ depends upon that how much clout you have. پاکستان نے یہ کیا تھا لیکن بدقسمتی سے آپ کا economic clout ہے ہی نہیں تو کیا کیا جائے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم یاسر عباس صاحب۔

جناب یاسر عباس: میڈم سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں عمر اویس کی amendment سے اتفاق کرتا ہوں .I was definitely voting for it

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم، وہ amendment تو---

جناب یاسر عباس: Yes it has been rejected لیکن میں ایک point بتانا چاہتا ہوں کہ ہمیں freedom of speech and abuse of freedom of speech میں فرق کرنا ضروری ہے۔ اگر ہم West میں holocaust discuss نہیں کر سکتے which I believe is a freedom of speech to discuss anything لیکن in West you have to face a penalty for doing so. اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی religion کے figure کو اس طرح video or derogatory articles سے بدنام کرنے کی کوشش بھی I think is abuse of freedom of speech. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Mr. Kashif Ali sahib, would you like to conclude?

Mr. Kashif Ali: I think a lot of important points have been raised مس بشریٰ نے ایک اہم point raise کیا تھا، مجھے ملک کا نام نہیں رہا، انہوں کہا کہ وہاں پر freedom of expression ہے اور یہی موقع تھا کہ مسلمان ممالک اکٹھے ہو جاتے کیونکہ آپ دیکھیں جبWest میں freedom of speech کی بات کی جاتی ہے تو freedom of speech and hate speech میں difference بڑا certain مطلب یہ کہ آپ کو پتا نہیں چلتا کہ freedom of expression کہاں ختم ہو رہا ہے اور hate speech کہاں سے شروع ہو رہی ہے۔ اس لیے essentially ان کا solution بہت اچھا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں resolution میں amendment بھی کرنی چاہیے تھی کہ پاکستان کو یہ use کرنا چاہیے تھا کہ سارے مسلمان ممالک کو OIC کے ذریعے اکٹھا کر کے ایک mechanism بناتے کہ hate speech کہاں سے شروع ہوتی ہے اور freedom of expression کہاں ختم ہوتا ہے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ وزیر اعظم صاحبہ۔

مس انعم آصف: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں پہلے تو یہ بات کروں گی کہ freedom کو define کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ you are free to do everything. ہر چیز کی ایک limit ہوتی ہے اور جب حقوق کی بات ہو تو اس کے ساتھ فرائض بھی ہوتے ہیں۔ آپ کے حقوق وہاں ختم ہو جاتے ہیں جہاں کسی دوسرے کے فرائض شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ نے پاکستان کو Islamic Republic کا نام دیا ہے تو اس کی sanctity maintain رکھنا ہو گا۔ جس طرح یاسر عباس صاحب نے بات کی کہ West میں اس طرح سے آپ holocaust discuss نہیں کر سکتے کیونکہ آپ کا ایک کا stand اپنی dignity پر ہے۔ اگر کوئی آپ کے جذبات کو stimulate کرنے کے لیے اس طرح کی چیزیں استعمال کرتا ہے تو اس کے خلاف steps لینے پڑتے ہیں اور protest کرنا پڑتا ہے۔ آپ اگر یہ کہتے ہیں کہ اتنی maturity develop ہو کہ آپ اس چیز کو ignore کر دیں اور اس کے خلاف ردعمل کا اظہار نہ کریں لیکن اپنے آپ میں تبدیلی لائیں۔ ایسا فی الوقت ممکن نہیں ہے، آپ کو protest کر کے بتانا پڑتا ہے کہ اس چیز سے آپ کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ میں آپ سے ایک درخواست کرنا چاہوں گی کہ جب amendment propose تو ہم باقی لوگوں کو explain نہیں کر پائے اس لیے باقی لوگوں کو اندازہ نہیں ہوا کہ وہ ایک لائن کس context میں لکھی گئی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر تھوڑا سا موقع دیا جاتا تو یہ وہی چیز explain کر رہی ہے کہ اگر West میں holocaust پر بات کرنا منع ہے، آپ کی religious dignity کی ایک dimension maintain ہے تو اس کو cross کرنے کی اجازت آپ کو نہیں لینی چاہیے۔ آزادی کی کچھ limits رکھنی چاہییں اور ان کو maintain کرنے کی awareness بھی دینی چاہیے۔ اس سے ہم اتفاق کرتے ہیں کہ یہ کوئی حل نہیں تھا کہ Youtube کو بند کر دیا جائے یا آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا جائے تو مسئلہ ختم نہیں ہوتا۔ احتجاج کے اور بھی بہت سے طریقے ہو سکتے تھے، مسلم ممالک کو بھی اکٹھا ہونا چاہیے تھا اور state level بھی protest register ہونا چاہیے تھا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اگر یہ amendment اس میں شامل ہوتی ہے تو ہم کو resolution سے قطعا کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ freedom of information ہر شہری کا حق ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: When an amendment is proposed, it is supposed to be submitted to the secretariat at least a day before and in normal proceedings it is supposed to be submitted three days before but here we have different procedure so it supposed to be submitted one day before and supposed to be discussed amongst everyone. But I understand that we have some constraints, next time it will be considered. Now I put the resolution to the House.

(The resolution was carried)

Madam Deputy Speaker: Now we move to item No. 6. Mr. Muhammad Faizan, Mr. Hashim Malik, Miss Bushra Iqbal Rao and Mr. Junaid Ashraf would like to move a resolution. Mr. Faizan.

Mr. Muhammad Faizan: Thank you Madam Speaker. I along with my fellow members would like to move the following resolution.

> ”This House is of the opinion that media in general must refrain from the practice of 'media trial' for the cases which are subjudice. It is harmful for the society in terms of maligning the reputation of those involved especially the ones who are later, not proven guilty. The sole responsibility of giving verdicts lies with the courts and the media must not be allowed to give verdict-like statements and show discussions that might even affect the outcome of the cases under review of the courts“.

میڈم سپیکر! اس resolution کے ذریعے ہم جو issue explain کرنا چاہ رہے ہیں، میں real time examples کے ساتھ بتانا چاہوں گا۔ حال ہی میں ایسے کچھ national level کے cases تھے جن میں میڈیا نے proactive role play کرتے ہوئے controversial judgments بنائیں اور leaders کے بارے میں

public opinion change کی۔ میں اپنی تقریر کے دوران اگر کسی شخصیت کا نام لوں تو that is not a criticism I am just referring the specific person. For example in Afidrin case Makhdoom Shahab was the potential candidate for the Prime Minister. ابھی case subjudice تھا لیکن میڈیا نے ان کا media trial شروع کیا جس کی وجہ سے حکومت کو to appoint him as the Prime Minister بہت problem ہوئی اور ابھی تک وہ matter subjudice ہے، اس پر کوئی فیصلہ نہیں ہوا، میڈیا نے چار پانچ دن کی hype create کی اور وہ معاملہ ختم ہو گیا۔ اس کے بعد حامد سعید کاظمی صاحب پر حج کرپشن کیس میں allegations لگے کہ وہ حاجیوں کے پیسے کھا گئے ہیں، حج میں کرپشن کی۔ وہی حامد سعید کاظمی صاحب پر ابھی تک کوئی الزام ثابت نہیں ہو سکا اور اس وقت وہ ضمانت پر ہیں اور اپنے حلقے میں الیکشن لڑ رہے ہیں۔ اس کیس میں بھی میڈیا نے hype create کی اور main stream leaders کی character assassination کی اور ایک public opinion create کی۔ حسین حقانی صاحب کے بارے میں memo gate scandal تھا، اس پر بہت لے دے ہوئی اور میڈیا اس کو لے کر بڑا عرصہ چلتا رہا کہ ان پر Article 6 کے تحت case چلنا چاہیے، ان کو presidency میں رکھا ہوا ہے، وہ ملک چھوڑ جائیں گے، واپس نہیں آئیں گے۔ اب بھی matter subjudice ہے لیکن کوئی بھی حقانی صاحب کو یاد نہیں کرتا کہ وہ کہاں ہیں۔ ارسلان افتخار اور ملک ریاض کے case میں بھی بہت hype create ہوئی۔ اس میں Chief Justice کو بھی involve کیا گیا، ان کو بھی controversial بنانے کی کوشش کی گئی۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ media houses must rely that freedom, responsibility and maturity go hand in hand. اس لیے میڈیا کو ایک positive and effective role play کرنا چاہیے اور جو mater subjudice ہو ان کے بارے میں discuss کرنے سے refrain کرنا چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ بشری اقبال صاحبہ۔

مس بشری اقبال راؤ: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں فیضان صاحب کی بات میں ایک point add کرنا چاہتی ہوں کہ میڈیا کا business اس چیز پر چلتا ہے کہ majorityمیں جو opinion and perception already prevail کرتا ہے، اس کو reinforce کر کے، examples دے کر اپنا business چلاتا ہے۔ میں politicians, bureaucrats, lawyers and even journalists کی مثال دوں گی جن کے بارے میں اگر generally public سے پوچھا جائے تو ان کی reputation بہت خراب ہے۔ میڈیا اس کو exploit کرتا ہے اور اگر کسی سیاستدان یا بیوروکریٹ پر کوئی الزام لگ جائے تو میڈیا اس پر مصالحے لگاتا ہے اور اس وجہ سے shows کی ratings بڑھ جاتی ہیں کیونکہ وہ چیز debatable ہو جاتی ہے۔ جو matters subjudice ہوتے ہیں اس سلسلے میں میڈیا کو بولنے کا حق اس لیے نہیں ہے کہ جج کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ free mind کے ساتھ فیصلہ کرے۔ When he is also watching shows which are talking about an issue اور اس میں سب لوگ اپنی judgment دے رہے ہوتے ہیں کہ یہ تو اس bureaucrat or politician نے بہت غلط کیا ہے تو obviously وہ جج free mind کے ساتھ judgment نہیں کر سکتا کیونکہ اس پر pressure آ جائے گا کہ اگر میں نے otherwise decision دیا even though وہ correct بھی ہو تو اس پر pressure ہو گا کہ مجھے penalize کیا جا سکتا ہے یا criticism face کرنا پڑے گا۔

میڈیا میں یہ چیز بھی commonly دیکھی گئی ہے for example yesterday I was watching the news and observing that caretaker ministers پر طرح طرح کے الزامات لگائے گئے تھے کہ کسی نے health کا refund کرا لیا ہے اور کسی نے کچھ اور کر لیا ہے لیکن دو، تین دن کے بعد تردید کی کہ یہ ایسا نہیں تھا اور یہ clarify ہو گیا ہے لیکن اس وقت جب اس پر الزامات لگے تو لوگ ان کے خلاف بولنا شروع ہو گئے تھے کیونکہ perception ہی یہ ہے کہ ہاں اس طرح ہوا ہو گا۔ ہر کوئی band wagon پر jump کر جاتا ہے ۔ آخری point یہ ہے کہ NA53 سے جو MNA contest کر رہے تھے، ان پر الزام لگایا گیا تھا کہ ان کی degree fake ہے۔ اس کے بعد سب لوگ criticize کرنا شروع ہو گئے کہ

it must be fake and verdicts دینا شروع کر دیے کہ واقعی ایسا ہو گا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی ڈگری دکھا بھی دی کیونکہ یہ ایک norm بن گیا ہے جو educated لوگ بھی ہوتے ہیں، ان کو ڈگری دکھانی پڑتی ہے۔ جب media immature behaviour show کرتا ہے اور جو چیز subjudice ہواس پر public opinion بنا دینا I don't it is an appropriate thing and it should be condemned not only by the government but also by the public. وہ اتنے mature ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ میڈیا جو سکھایا بتا رہا ہے اس کے علاوہ بھی کچھ سوچنا چاہیے۔ شکریہ

میڈم ڈپٹی سپیکر:محترم جنید اشرف صاحب۔

جناب جنید اشرف: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں یہاں پر ایک، دو چیزیں solution کے طور پر پیش کروں گا اور چاہوں گا کہ اس پر House debate کرے تا کہ یہاں پر constructive solution سامنے آئے۔ پہلے ہمیں media ethics define کرنے کے سلسلے میں بات کرنی چاہیے تا کہ ان کو پابند کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں media itself decide کرے کہ ان کی limit کیا ہے اور یا پھر حکومت کرے۔ اس کے علاوہ media channels and government دونوں مل کریں کہ media کی ethics and range کیا ہے جس پر وہ بول سکتے ہیں بجائے اس کے کہ ان کو free hand دے دیا جائے کہ وہ personalities پر direct hit کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ public کو educate کرنا چاہیے تا کہ وہ اپنے دماغ کو استعمال کریں بجائے اس کے سنی سنائی بات کو اسی طرح مان جائیں کیونکہ a lie told hundred a times become a greater truth. Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم ہشام ملک صاحب۔

جناب ہشام ملک: شکریہ میڈم سپیکر۔ میرے ساتھیوں نے کافی باتیں کی ہیں میں ایک، دو چیزیں mention کر کے solutions کی طرف جاؤں گا۔ میڈیا اب اتنا آزاد ہو چکا ہے کہ وہ کسی کے control میں نہیں ہے اور even government بھی اس کو regularize نہیں کر سکتی لیکن جب subjudice matters discuss ہوتے ہیں تو media and judiciary کا ایک nexus feel ہوتا ہے کیونکہ اگر ایک عام بندہ Supreme Court میں جائے گا تو اس کو اپنا موبائل فون وغیرہ وہاں reception پر دینا پڑتا ہے لیکن میڈیا والے اپنے موبائل عدالت کے اندر لے کر جاتے اور judges کے remarks کو headline بنا کر پیش کیا جاتا ہے - Court proceedings میں judges observation کی کوئی legal value نہیں ہوتی جب تک وہ final verdict نہ دے دے لیکن اس سے لوگوں کی perception بنائی جاتی ہے کہ سب کچھ خراب ہے۔ میں اس سلسلے میں ایک مثال دوں گا کہ Rental Power Plants کا ایک project تھا اور وہ شاید ہمارے لیے short term میں ایک viable solution تھا لیکن اس کو malign کر کےeven though transparency میں بھی doubts ہو سکتے ہیں لیکن ان projects کو اگر transparency maintain کر کے proceed کیا جاتا تو ہمارے ملک کے لیے بہتر ہوتا بجائے اس کے کہ ہم کسی minister or premier کو لقب دے کر اس project کو ٹھپ کرا دیں۔ یہ بہتر ہوتا کہ ہم اس کی طرف بڑھتے لیکن media and judiciary کی observations نے اس project کو بدنام کر دیا۔ اس کے علاوہ subjudice matters کے ساتھ میڈیا کی اور بھی حرکتیں ایسی ہیں کہ باقی سب کی accountability ان کو یاد رہتی ہے لیکن دو journalists کی video footage leak ہوئی تھی اور اس وقت Youtube بھی چل رہا تھا، ان کے بارے میں تو کسی کو کچھ یاد نہیں آیا۔ دوسروں پر انگلی اٹھانے سے پہلے اپنے گریبانوں میں جھانک لینا چاہیے حالانکہ وہ دونوں anchors مختلف news channels پر active ہیں اور اسی طرح سے criticize کر رہے ہیں جس طرح پہلے کرتے تھے، جیسے انہوں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ Solutions کی طرف اسی طرح سے جا سکتے ہیں کہ ایک تو media and judiciary کا nexus break ہو اور دوسرا میڈیا کو اپنے پر check رکھنا پڑے گا اور judiciary کو بھی اس پر check رکھنا پڑے گا کیونکہ اگر حکومت ان پر check رکھے تو ان دونوں institutions کو بہت برا لگتا ہے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ شاہانہ افسر صاحبہ۔

مس شاہانہ افسر: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں اس resolution کو support کرتی ہوں لیکن مس بشری اقبال نے ایک بات کی کہ publicجو دیکھنا چاہتی ہے میڈیا ان چیزوں کو reinforce کرتا ہے۔ میں اس کو correct کرنا چاہوں گی کہ media جو کچھ کرتا ہے وہ ہمیشہ public agenda نہیں ہوتا۔میڈیا تین طرح کے agendas پر کام کرتا ہے۔ کبھی وہ public agenda کبھی media agenda اور کبھی وہ policy agenda ہوتا ہے لیکن میں ان کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ میڈیا اپنی اس اپنی اس power کو exploit کرتا ہے اور پاکستان میں کافی زیادہ کرتا ہے۔ جنید اشرف صاحب نے ethics بنانے کے سلسلے میں بات کی۔ ہم خود بھی اس بارے میں ایک resolution pass کر چکے ہیں کہ ethics ہونے چاہییں اور Information Committee intends کہ Youth Parliament کی طرف سے ایک ethical code جس پر media organizations کو بند نہیں کریں گے لیکن ہماری intention ہے کہ ہم ایک code بنا کر لائیں جس پر regulatory body, judiciary, media and government کو اعتراض نہ ہو۔ میڈیا کی prime and difficult responsibility ہے کہ اس کو ہمیشہ fact and opinion کو ہمیشہ differentiate کرنا ہوتا ہے اور پاکستان کے private media even PTV میں بھی ہمیں زیادہ یہ ہی لگتا ہے کہ وہ بری طرح سے ناکام ہو رہے ہیں۔ ہم لوگوں کو نہیں پتا چلتا حتی کے news casters اپنے emotions and opinions کو side پر نہیں رکھ پاتے۔ اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ تمام media houses اکٹھے بیٹھ کر اپنے لیے کچھformulate کریں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر چینل نے اپنے internal codes تو بنائے ہوئے ہیں ۔ میں یہ بتانا چاہوں گی کہ دنیا نیوز کا code بہت affective اور اچھا formulate ہوا ہے، بات صرف implementation and consensus کی ہے۔ اگر سارے channels والے مل کر اپنے اپنےcodesکے positive affects ملا لیں تو code بن سکتا ہے اور implement ہو سکتا ہے ورنہ اگر جیو ایک code بنائے گا تو دنیا implement نہیں کرے گا اور جو دنیا بنائے گا، وہ جیو implement نہیں کرے گا کیونکہ ان کے اپنے interests ہیں۔ یہ اگر مل کر code بنائیں گے تو ہم اس چیز کو counter کر سکتے ہیں۔ دو anchors کو بہت criticize کیا جاتا ہے کہ انہوں نے ایک planted programme کیا، وہ matter بھی ابھی subjudice ہے، اس پر بات نہیں کرنی چاہیے تھے۔ ان دو کے بارے میں ہی بات نہیں کرنی چاہیے تھی، یہ اس camera man کی ہوشیاری تھی جس نے ان کی باتیں کھول دیں ورنہ ہر چینل پر ایسا ہی ہو رہا ہے اور ہر anchor ایسا ہی کر رہا ہے۔ یا تو ہم سب کو criticize کریں اور سب پر check رکھیں۔ سب media organizations کو چاہیے کہ وہ خود اپنے لیےconsensus کے ساتھ ایک code بنائیں تو وہ انشاء اللہ affective ہو گا کیونکہ انہوں نے terrorism related code بنایا اور وہ بہت affective ہے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترم مطیع اللہ ترین صاحب۔

جناب مطیع اللہ ترین: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈیا کا کام information and communication ہوتا ہے اور جو present scenario ہوتا ہے، اس کے حوالے سے لوگوں تک information پہنچانا ہوتا ہے۔ اس issue میں involve لوگوں اور massesکے درمیان ایک communication کے لیے bridge کا کام کرنا ہوتا ہے لیکن یہاں پر media communication process کو نبھانے کی بجائے اپنی TRP بڑھانے میں اور commercial set up promote کرنے میں زیادہ busy نظر آتا ہے۔ یہاں پر TRP programmes and economic gains کے لیے ہوتے ہیں نہ کہ information or right point of view دکھانے کے لیے۔ شاہانہ افسر صاحبہ بتا چکی ہیں کہ ایک ویڈیو Youtube پر آ چکی ہے اور ہم جان چکے ہیں کہ talk shows میں کیا ہوتا ہے۔ ہر talk show میں یہی ہوتا ہے اور mostly ہر ایک کی یہی value ہے صرف ان کی bad luck یا ہماری good luck تھی کہ ان دو anchors کی video Youtube پر چل گئی اور حقیقت سارے پاکستان کے سامنے آ گئی۔ میڈیا میں ان cases کے بارے میں personal judgment خصوصاً جو courts میں چل رہے ہوں ban ہونا چاہیے۔ Media ethics میں اس سلسلے میں ایک law formulate ہونا چاہیے کہ جو cases under process ہوں، ان پر complete ban لگایا جائے۔ ان کو صرف case

proceeding and past history کے حوالے سے information دینی چاہیے کہ ہو چکا ہے بجائے اس کے کہ یہ بتایا جائے کہ یہ ہونے جا رہا ہے، یہ ہو گا، ایسا ہونا چاہیے اور ایسا ہونے دیا جائے۔ اس بندے نے یہ کیا، فلاں نے یہ کیا that is totally against the human rights of the persons involved in that case. ایک dictator کی مثال دوں گا whatever that previous dictator did, we really know that. ہم میڈیا یا سوسائٹی میں ان کے بارے میں کی جانے والی باتوں یا judiciary میں ان کے خلاف move کرنے کی بات کو appreciate کرتے ہیں لیکن جب تک Article 6 کے تحت ایک dictator کا trial نہیں ہوتا اور ثابت نہیں کیا جاتا، تب تک میڈیا اپنے آپ کو اس کا media trial کرنے سے روکے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم ارسلان علی صاحب۔

جناب ارسلان علی: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں اس resolution کو totally endorse کرتا ہوں اور ہشام ملک صاحب کی بات کو تھوڑا آگے لے کر جاؤں گا کہ ہماری judiciary کوئی بھی غلط بات ہو تو اس پر suo motu action لیتی ہے اس لیے اس کو ایک step لینا ہو گا اور تمام journalists and media houses جو subjudice matters میں اپنا influence کرتے ہیں، ان کے خلاف contempt notices جاری کرے۔ ایک مثال قائم کریں تا کہ آئندہ ایسا نہ ہو۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم امین اسمعیلی صاحب۔

جناب امین اسمعیلی: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں ہشام ملک صاحب کے points کو endorse کروں گا۔ انہوں نے جس طرح کہا کہ media اتنا strong ہو گیا ہے کہ وہ اپنی powers misuse کرنے لگ گیا ہے۔ میڈم سپیکر! میں میڈیا میں چلنے والے tickers کی بات کروں گا۔ جب apex court میں hearing ہو رہی ہوتی ہے اور cases چل رہے ہوتے ہیں تو ابھی عدالت عظمی کے ججوں کے منہ سے بات نکلی بھی نہیں ہوتی کہ میڈیا پر tickers چلنا شروع ہو جاتے ہیں اور وہ بھی misinterpret کی جاتی ہیں۔ شام کو چھ سے گیارہ بجے تک جب میڈیا کا prime time ہوتا ہے، اس میں پاکستان کے مسائل مثلاً energy crisis or other issues پر discussion کرنے کی بجائے ان statements پر بات کی جاتی ہے کہ Chief Justice نے grade 20 or 22 کے آفیسر کو جھاڑ پلا دی۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم یاسر عباس صاحب۔

جناب یاسر عباس: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں اس resolution کو completely endorse کرتا ہوں اور اپنے arguments دینے سے پہلے کچھ background and information دینا چاہتا ہوں۔ مجھے پاکستان کے سب سے بڑے چینل پر کام کرنے کا موقع ملا تھا اور اس تجربے کی بنا پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان میں کوئی ایسا چینل نہیں ہے جو free or neutral ہو یا جو objective reporting کرتا ہو۔ اس لیے ہمارا یہ امید کرنا کہ میڈیا objectivity show کرے گا یا ایک story کو as it is on air کرے گا، یہ ہماری بھول ہے۔ At the same time modern nation state system میں تمام political scientists believe کرتے ہیں کہ media is now actually a pillar of state. وہ ایک state pillar کے طور پر مانا جا رہا ہے لیکن بدقسمتی سے پاکستان میں یہ ایک ایسا pillar ہے جس کی وجہ سے state ہمیشہ ڈگمگا جاتی ہے۔ وہ ایسی چیزیں سامنے لاتا ہے اور ایسے anchors ہیں، جن کے پروگرام دیکھنے کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ شاید پاکستان دو تین گھنٹے بعد ختم ہو جائے گا اور آپ کو کل کی صبح دیکھنے کا موقع نہیں ملے گا۔ ہمارے پاس ایسے بہت سے talk shows کی مثالیں موجود ہیں۔ اس resolution میں جس طرح سے بات کی گئی ہے کہ وہ فیصلے سے پہلے ہی فیصلہ دیتے ہیں، یہ بہت غلط ہے۔ Media should discuss the cases, it is imperative that the public should know that what is going on in the court and at the same time I am not against the media persons کہ وہ court premises سے ہو یا media court premises سے reporting کرے but that should avoid اور مجھے یہ experience ہوا کہ میڈیا میں ایک competition ہوتا ہے کہ کس کا ticker جلدی چلتا ہے۔ I was working with the television اور مجھے Supreme Court جانے کا اتفاق ہوا تھا، میں اپنی ایک story آپ کو بتاتا ہوں کہ HEC کی ایک

conference ہو رہی تھی اور وہاں پر میرے ساتھ ایک senior journalist تھے اور وہ موبائل پر ticker بھیج رہے تھے اور اس وقت اس کے boss کا اس کو فون آیا کہ فلاں چینل پر ticker جلدی آیا، آپ لوگ کہاں سو رہے ہیں۔ وہاں پر ایک competition ہوتا ہے کہ خبر یا ticker پہلے کہاں پر چلے گا کیونکہ accordingly ان کا rate ہوتا ہے۔ یہاں پچھلے دنوں زلزلہ آیا اور ہم کلاس میں بیٹھے تھے، ہمیں تو محسوس ہی نہیں ہوا کہ زلزلہ آیا ہے اور جب نیچے آ کر ٹی وی دیکھا تو وہ anchor اس کو اس طرح پیش کر رہا تھا جیسے پاکستان تباہ ہو گیا ہے۔ وہ کہہ رہا تھا لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے اور وہ گھروں سے باہر نکل آئے ہیں .and it is going repeatedly on and on یہ ایک اور مسئلہ ہے۔

میڈیا میں کچھ selective coverage بھی ہوتی ہے کہ وہ کچھ cases کو وہ headlines میں لے آتے ہیں اور کچھ کو discuss ہی نہیں کرتے۔ This is another problem with media. To conclude with Pakistani media is in its evolutionary process and I do agree that it will take time for the Pakistan media to act in the national interest and to act maturely but the senior journalists جتنے بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ان کا فرض ہے کہ میڈیا کے لیے ایک policy outline کریں اور mature لوگوں کو وہاں پر رکھے۔ There should not be a race of who is giving the news first. یہ ہونا چاہیے کہ کون objective reporting کرتا ہے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترم جنید اشرف صاحب۔ Please keep your comments brief and concise.

جناب جنید اشرف: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں مس شاہانہ کو صرف ایک recommendation دینا چاہتا تھا۔ انہوں نے بات کی کہ ہم report پر کام کر رہے ہیں تو کیا آپ journalists training پر بھی کام کر رہے ہیں تا کہ جب وہ as an anchor کام کریں تو ایک rationale and logical manner میں اپنی بات کر سکیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم کاشف علی صاحب۔

جناب کاشف علی: شکریہ میڈم سپیکر۔ اگر پچھلے پانچ، چھ سال میں دیکھا جائے تو پاکستان کی سب سے بڑی خوش قسمتی یہ ہے کہ یہاں پر بہت سے institutions evolve and strengthened ہوئے ہیں اور جب ایسا ہو تو democratic process چل سکتا ہے۔ Fortunately and unfortunately also media اس کا ایک بڑا part ہے۔ Fortunately یہ ہے کہ media positive role to act as check and balance play کر رہا ہے but unfortunately as what this resolution calls کہ وہ اپنے domain سے out reach کر رہے ہیں۔ ہمیشہ fixed lines ہوتی ہیں کہ .you can not go beyond that میں نے جو دو، تین talk shows دیکھے ہیں I also found this thing which is in this resolution ایسا لگتا ہے کہ آپ کسی trial court میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس طرح سے ہوتا یہ ہے کہ آپ directly or indirectly court verdictکو influence کر سکتے ہیں۔ So I completely endorse this resolution. I think media should have some defined and keeping in view that it is one of the most pillar or institutions of this country so I think they must act responsibly and my party endorse this resolution.

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ یوتھ وزیر اعظم صاحبہ۔

مس انعم آصف: شکریہ میڈم سپیکر۔ بہت detailed discussion ہوئی ہے۔ یہاں پر بات یہ آ جاتی ہے کہ freedom define کرنے کی ضرورت ہے۔ میڈیا کی آزادی کا ہر بندہ قائل ہے، ہر کسی کو ضرورت ہے کہ information right سب کے پاس ہو۔ میڈیا کو right ہے کہ وہ ہر طرح سے information convey کر سکے۔ We completely endorse this resolution کیونکہ اس میں code of ethics and boundaries کی بات کی گئی ہے جن کو follow کرنا ہے اور وہ دونوں کے interest میں ضروری ہے۔ آپ کسی کی image distort نہیں کر سکتے، آپ کو یہ right نہیں ہے کہ کسی کو بھی

سامنے لا کر اپنی مرضی کی statements دے کر اس کے image کو خراب کر دیں یا کوئی ایسی بات کر دیں جو long run میں چیزیں trickle down کرتی رہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Now I put the resolution to the House.

(Interruption)

Madam Deputy Speaker: Mr. Amin Ismaily would like to propose an amendment.

Mr. Amin Ismaily: Thank you Madam Speaker. I propose the following amendment.

"The presence of the media persons in the Supreme Court during hearing should be restricted".

Thank you.

Madam Deputy Speaker: I put the amendment to the House.

(The amendment was adopted)

جناب اعجاز سرور: ہم اس amendment پر walk out کرتے ہیں۔ یہ democracy and freedom کے بالکل ہی خلاف ہے کہ ایک طرف تو House بات کر رہا ہے کہ freedom دی جائے اور دوسری طرف media persons کو allow نہیں کریں گے تو یہ اس کے بالکل خلاف ہے۔ We are staging a walk out یہ ظلم ہے۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے ممبران ایوان سے walk out کر گئے)

Miss Anam Asif: I just want to say to Leader of the Opposition that the word is restricted, it is not ban. Restricted means you have the limits, you do not have to stop them, you can not refrain them, you can not say to get out of the session. It is restricting their presence in the court.

(Interruption)

Mr. Kashif Ali: Thank you Madam Prime Minister. Just for your kind reminder that in the last session my party brought a resolution that there should be a defined code of ethics. You should put certain restrictions on media. The Madam Prime Minister said no, no this against freedom of expression hence we oppose this resolution.

آج جب ہم جمہوریت کی بات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میڈیا ایک اہم ستون اور ادارہ ہے ، media accountability کرتا ہے اور check and balance رکھتا ہے تو آپ کہتے ہیں کہ ان کو courts میں گھسنے ہی نہ دو۔ This is in heavily contradiction in your own.

Madam Deputy Speaker: It is not saying banned, it is restricted.

Mr. Kashif Ali: Restricted means you are putting restrictions.

Madam Deputy Speaker: It means valid restrictions, if the case is very sensitive, if it could demean your national security or….

جناب کاشف علی: میڈیا کا role کیا ہے کہ وہ لوگوں کو inform کرے کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے۔ جب آپ ان کو inform کرنے کی opportunity نہیں دیں گے، ان کو جانے نہیں دیں گے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے تو ملک کو کیسے inform کریں گے۔ وہ سپریم کورٹ میں جائیں گے ہی نہیں کہ مشرف کا trial ہو رہا ہے یا نہیں تو وہ ملک کو کیسے inform کریں گے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ وہ جب پارلیمنٹ میں جائیں گے نہیں تو کیسے بتائیں گے کہ Prime Minister parliament میں کیا کر رہے ہیں۔ وہ جب کسی institution میں جائیں گے ہی نہیں تو ملک میں لوگوں کو کیسے بتائیں گے۔

Madam Deputy Speaker: This is not about any other institution, this is about the Supreme Court.

مس انعم آصف: میں دوبارہ درخواست کروں گی کہ الفاظ کو دوبارہ پڑھ لیں it is restriction اس کا مطلب ہے کہ آپ نے اس چیز کو تھوڑا limit کر دینا ہے۔ آپ جو بات کر رہے ہیں کہ ان کو وہاں جانے نہیں دیا جائے تو اس کے لیے ban کا لفظ استعمال ہو گا۔ آپ ذرا کشادہ نظری سے اس کو دیکھیں

تو restriction کا لفظ ہے۔ جہاں سے democracyکو tyranny of majority کا نام دیا جائے، وہاں سے ہم اس طرح کی توقع کر سکتے ہیں۔

جناب کاشف علی: میڈم سپیکر! میں ان سے expect کر رہا ہوں کہ جو چیز میں کہہ رہا ہوں یہ وہ دیکھیں۔ آپ بتائیں کہ ان کو Supreme Court میں کون سے cases میں allow کریں گے اور کون سے میں نہیں؟

مس انعم آصف: ان کو نہیں ان کی reporting limit کریں گے۔

جناب کاشف علی: جب ان کی reporting کو limit کریں گے----

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم کاشف صاحب، amendment adopt ہو چکی ہے۔ آپ کچھ اور بات کرنا چاہیں گے۔ With the amendment do you oppose the resolution?

Mr. Kashif Ali: Yes with the amendment my party oppose this resolution. This amendment is absolutely derogatory. This is absolutely against the freedom of expression and against one of the most important pillar of this country.

ہم ethics define کرنے کی بات کرتے ہیں but at the same time میڈیا کا basic purpose ہے to inform the cicizens. جب آپ ان کو موقع ہی نہیں دیں گے تو how would they let know the people کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے؟ اگر آپ کہتے ہیں کہ restriction and ban میں فرق ہے تو مجھے بتائیں ----

جناب اسد اللہ چٹھہ: میڈم! Leader of Opposition تھوڑا سا emotional ہو رہے ہیں اور پچھلے چار پانچ منٹوں سے rules and procedure کی complete violation کر رہے ہیں -

Madam Deputy Speaker: I am letting him speak.

جناب اسد اللہ چٹھہ: آپ کی طرف سے ایک بارکسی چیز پر decision دے دیا جاتا ہے تو وہ final ہوتا ہے، اس پر کوئی بات نہیں کر سکتا۔ This is value of the post of the Speaker, kindly respect her and her position. Thank you.

مس انعم آصف: آپ ہمیشہ تاریخ دہراتے ہیں، یہ پہلے session کی بات ہے جب آپ کی پارٹی کی طرف سے media ethics پر ایک resolution آئی تھی۔ اس میں کہا گیا تھا کہ آپ نے limited content دکھانا ہے، اس میں بھی limitation and restriction کی بات ہوئی تھی کہ میڈیا کو سب چیزیں نہیں دکھانی چاہییں۔ اگر کسی جگہ پر blast ہوا ہے تو بھی content filter کر کے دکھانا ہے۔ وہاں پر بھی آپ اس کو particularly define نہیں کر رہے تھے اور ہم اس کوsupport کیا تھا کہ کچھ چیزیں rationale ہوتی ہیں۔ اس وقت بھی سب جگہوں پر چیزوں کو ban نہیں کیا تھا، اب بھی نہیں کیا جا رہا۔ ہم نے اس وقت بھی کہا تھا کہ restrict and filter کر کے چیزیں دکھائیں اور اب بھی یہی کہہ رہے اور اس سےمیڈیا کی آزادی مجروح نہیں ہو گی۔ اس کو code of ethics کا پابند کیا جائے گا، اس پر آپ کی پارٹی بھی کام کر رہی ہے اور ہم وہی چیز بیان کر رہے ہیں۔ یہ code of ethics کی بات ہے کہ اس چیز کو restrict کیا جائے اور ان کو completely آزاد نہ کیا جائے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: وہ amendment adopt ہو چکی ہے، اب اس کے علاوہ کوئی بات کرنا چاہیں تو کیجیے۔

جناب کاشف علی: اس کے علاوہ یہی بات ہے کہ پہلے دن سے میری پارٹی کا stance رہا ہے کہ we never compromise on democratic principles. This amendment is against the democratic principles. Until and unless Madam Prime Minister, her kind authority decide to do something about this amendment کہ اس کو تھوڑا اِدھر اُدھر کریں اور دیکھیں کہ کیا loop holes ہیں۔ Clear and well defined amendment لائیں جو democracy کے against نہ لگے۔ اس لیے کہ میں expect کر رہا ہوں کہ یہ democratic پارٹی ہے اور اگر Madam Prime Minister ایسی باتیں کریں گی کہ filter کر کے دکھائیں تو یہ democratic principles کے خلاف ہے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم ہشام ملک صاحب۔

جناب ہشام ملک: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں Leader of the Opposition سے پوچھنا چاہوں گا کہ کون سا ملک ایسا ہے جو media court proceedings میں publish کرتا ہے؟ یہ کسی ملک کی practice نہیں ہے، ہمارے ملک میں ایک ایسی evolution آئی ہے اور صرف ایک judiciary institution کی بات ہو رہی ہے۔ اس میں میڈیا کا کوئی role نہیں ہے کیونکہ ان کے decisions affect ہوتے ہیں اور خاص طور پرsensitive cases میں ایسا ہوتا ہے۔ میں ان سے گزارش کروں گا کہ اس پر غصہ نہ کریں۔ ابھی sensitive casesمیںjudiciary کے decisions affect ہونے کی بات ہوئی تھی۔ جب وہ public میں آ جائیں گے اور لوگوں کو law information ملے گی اور ان کی sentiments develop ہو جائیں گے تو اس سے ملک کا ہی نقصان ہوگا۔ اس سے democratic principles مجروح نہیں ہوتے، آپ سو مرتبہ پارلیمنٹ اور دوسرے اداروں کی accountability کریں لیکن کم از کم Supreme Court جیسے ادارے کو اپنی proceedings without influence of media and public sentiments اپنا کام کرنے دیں۔ شکریہ۔

جناب کاشف علی: میڈم سپیکر! ہشام ملک صاحب نے بہت اچھی بات کی ہے۔ میں اس کو completely endorse کرتا ہوں۔ انہوں نے sensitive casesکہا ۔

Madam Deputy Speaker: That is what I said too.

Mr. Kashif Ali: Mention the word sensitive here.

Madam Deputy Speaker: Do you know that this is not the law, this is just a resolution.

Mr. Kashif Ali: I said my party completely endorses this resolution but then this amendment was brought and amendment clearly reads out that impose restriction.

آپ اس کو کہیں کہ sensitive cases میں ان کو نہ جانے دیں تو ٹھیک ہے۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے ممبران ایوان میں واپس آ گئے)

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم رفیع اللہ کاکڑ صاحب۔

Mr. Rafiullah Kakar: Thank you Madam Speaker. First of all I would like to seek your esteemed views on the point, as per manual provided to us I have seen nothing such as point of personal explanation.

Madam Deputy Speaker: It is part of the parliamentary procedure.

جناب رفیع اللہ کاکڑ: ہمیں جو manual provide دیا گیا ہے اس میں یہ نہیں ہے اور دوسرا یہ کہ point of personal explanation پر clarification دینی ہوتی ہے یا اس کی آڑ میں اپنے views جو بعض اوقات دیے جاتے ہیں؟

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم رفیع اللہ صاحب میں آپ کو بتانا چاہوں گی کہ point of personal explanation تب ہو سکتا ہے جب کسی دوسرے نے آپ کی بات غلط سمجھ لی ہو اور وہ بتانا چاہ رہے ہوں کہ میں نے یہ نہیں یہ کہا تھا۔ Do you have to say something about the resolution?

جناب رفیع اللہ کاکڑ: ہمارے قائد حزب اختلاف نے democratic principles and rights کی بات کی، اس پر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ we need to distinguish that democratic principles کیا ہیں اور ہم پر restrictions کیا ہیں۔ کوئی بندہ یہ کہے کہ I don’t like vegetables تو یہ اس کا democratic right ہے لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ I don’t like to pay taxes تو یہ اس کا democratic right نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ہم پر restriction ہے کہ ہم اپنے ہمسائے کے گھر کی چاردیواری کےتقدس کو illegally or tacitlyپامال نہیں کر سکتے یا ان کی privacy میں interfere نہیں کر سکتے تو کل کو اگر کوئی کہے کہ یہ میرے democratic rights کے خلاف ہے تو .it is injustice اسی طرح پر restricted کا لفظ استعمال کرنے سےکسی کے democratic rights violate نہیں ہو رہے بلکہ concerned authorities کی freedom of democratic rights کو defend کیا جا رہا ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Madam Prime Minister.

Miss Anam Asif: We completely endorse the resolution and the amendment

کیونکہ کسی بھی چیز سےکسی کے بھی democratic rights مجروح نہیں ہو رہے۔

(At this Leader of Opposition staged walk out)

Madam Deputy Speaker: Go ahead.

مس انعم آصف: اگر جمہوریت کے صحیح معنی سمجھ آ گئے ہوتے تو اس طرح کی situation نہ آتی۔ اگر سب لوگ کسی چیز کی favour میں ہیں اور اس پر discussion ہو چکی ہے تو میرا نہیں خیال کہ اس پر مزید بحث کی جائے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Now I put the resolution to the House.

(The resolution was carried)

Madam Deputy Speaker: The House is adjourned to meet again at 3.00 pm.

(The House was adjourned till 03.00 pm)

(The House reassembled with the Deputy Speaker (Miss Aseels Shamim Haq) in chair)

Madam Deputy Speaker: Under the leadership of the PM and the leadership of the Opposition Leader they have come up with a decision that the amendment proposed by the Mr. Amin Ismaily should be expunged and the opposition party would like to present an amendment.

Mr. Kashif Ali: Thank you Madam Speaker. I am really thankful to the Madam Prime Minister for agreeing on that. The proposed amendment is that;

”The media persons should not be allowed to comment on matters that are subjudice and short orders be reported in the set way narrated in quotes without any personal comments“.

Madam Deputy Speaker: Now I put the amendment to the House.

(The amendment was adopted)

Madam Deputy Speaker: Item No. 6. Mr. Reyyan Niaz.

Mr. Reyyan Niaz Khan: Thank you Madam Speaker.

“This House expresses complete solidarity of people of Pakistan with the government and people of United States of America on the recent two incidents of Texas and Boston .Conveys the deep sympathies of the people of Pakistan for the families of those who lost their loved ones as well as to those whose lives have been affected. Affirms conviction that the American people will soon overcome the effects of the catastrophe and rebuild and fully recover from the effects of these disasters remembers with gratitude the support and assistance given by United States of America to Pakistan at both national and international forums. Reaffirms the friendship and excellent relations existing between the people of the two countries. Reiterates the readiness of the people of Pakistan to stand by the people of USA and assist in any manner possible."

Madam Speaker, I would like to convey here

ہم پاکستان کے issues پر بات کر رہے ہیں۔ ہمارے ہاں بلوچستان، کراچی میں sectarian and other killingsہو رہی ہیں۔ اس resolution کا مقصد public diplomacy promote کرنا ہے۔ دنیا میں کسی کی بھی جان جاتی ہے، وہ پاکستان میں ہو یا کہیں بھی ہو، وہ ہمیں اتنا ہی عزیز ہے جتنا ہمارے اپنے لوگ عزیز ہیں۔ یہی ہمارا دین بتاتا ہے اور یہی دنیا کا اصول ہے۔ ہم اس دنیا میں اکیلے نہیں رہ سکتے کیونکہ یہ اب ایک global world ہے، سب کو ساتھ لے کر چلنا ہو گا اور کسی بھی قسم کا violence ہو جو کہ United Nations کے charter میں ہے، اس کو condemn کرنا ہو گا۔ ہم سب جانتے ہیں کہ امریکہ نے ہمیں different areas میں promote کیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے اس پر

اعتراض ہو گا کہ وہ ہم پر ڈرون حملے کر رہے ہیں، ہمارے ہاں جو violence ہو رہا ہے، اس کو condemnنہیں کر رہے لیکن ہمیں initial step لینا چاہیے تا کہ ہم اگر public to public contact بڑھانے کے لیے ان کے ساتھ solidarity show کرتے ہیں تو there is a possibility کہ کل ہمارے تعلقات بہتر ہوں اور ہم امریکہ کے ساتھ اپنی خارجہ پالیسی کو بہتر طور پر چلا سکیں۔ میں یہ کہوں گا کہ اس ایوان میں ہمیں emotional decisions or comments دینے کی بجائے practically سوچنا چاہیے۔ ابھی ایک ساتھی نے Youtube کے سلسلے میں بھی کہا تھا ہمیں impulsive approach نہیں رکھنی چاہیے بلکہ rational and practical سوچ کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ بندہ بندہ ہوتا ہے چاہیے امریکی ہو یا پاکستانی۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم فیضان ادریس صاحب۔

جناب فیضان ادریس: شکریہ میڈم سپیکر۔ ریان نیاز صاحب نے بہت سی چیزوں کی وضاحت کر دی ہے لیکن بندہ بندہ ہوتا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن آپ کا patriotism بھی کوئی چیز ہے۔ میں اس پر یہ کہنا چاہوں گا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ امریکہ کے ساتھ تعلقات بہت اچھے ہونے چاہییں لیکن آپ کو بوسٹن اور ٹیکساس تو یاد آتے ہیں لیکن کل رات ایم کیو ایم کی campaign پر اور ان کے office جو حملہ ہوا ہے، وہ کسی کو یاد نہیں ہے۔ پانچ دن سے یہ session چل رہا ہے، بلوچستان، کوئٹہ اور کراچی میں نو attacks ہوئے ہیں۔ اس میں total number of injuries 192 and 43 casualtiesہیں لیکن ابھی تک حکومت نے اس Youth Parliamentمیں ان میں سے کسی issue کو raise نہیں کیا۔ مجھے حیرت ہے کہ حکومتی بنچوں پر Prime Minister and Ministers بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی طرف سے resolutions, note and policy statement آنی چاہیے تھی کہ ان کا کل ایم کیو ایم اور بلوچستان میں ہونے والے واقعات کے بارے میں کیا stance ہے۔ ہم بات کرتے ہیں کہ پاکستان کا future defineکرنے میں next elections میں youth کا ایک کردار ہے لیکن اگر آج یہ youth اسی طرح خاموش بیٹھی رہے گی جس طرح ہزارہ قبیلے کے لوگوں کی killings پر ہمارے Prime Minister sahib خاموش بیٹھے رہے تھے اور تین راتوں کے بعد ان کو خیال آیا تھا کہ وہ جا کر ان سے تعزیت کریں اور ان کا مسئلہ حل کریں۔ آج کی youth اور اس Prime Minister میں کیا فرق ہے؟ پچھلے پانچ دن سے ہمارے ہاں بھی وہی خاموشی ہے اور کسی ایک بھی وزیر کی طرف سے کوئی resolution نہیں آئی۔ اگر وزراء موجود نہیں تھے تو respectable Prime Minister *sahiba* کو چاہیے تھا کہ وہ ان کی جگہ پر کسی اور کو nominate کرتیں لیکن میرا خیال ہے کہ اگر national issues پر ہمارا attitude اتنا non seriousرہے گا تو پھر foreign affairs کی بات تو بہت دور کی بات ہے۔ اس لیے I symbolically walk out from the sessionکہ ہمارے حکومتی بنچوں، وزرا اور وزیر اعظم صاحبہ کی طرف سے اس پر کوئی resolution نہیں آئی اور نہ ہی کوئی point raise کیا گیا۔

Mr. -----Our party is also supporting him in this walk out.

(اس موقع پر ریان نیاز خان اور اپوزیشن کے ارکان ایوان سے walk out کر گئے)

جناب حضرت ولی کاکڑ: فیضان صاحب، آپ کا point ہے، you are absolutely rightہمیں اس طرح کا کوئی ایجنڈا لانا چاہیے لیکن میرا آپ سے سوال ہے کہ آپ بھی اسی حکومت پارٹی کا حصہ ہیں، یہ سوال اپوزیشن کی طرف سے مجھ پر یا وزیر اعظم صاحبہ پر ہونا چاہیے۔ آپ کی طرف سے نہیں ہونا چاہیے کیونکہ آپ بھی اس سے مبرا نہیں ہیں، اسی حکومت کا حصہ ہیں۔

(مداخلت)

جناب حضرت ولی کاکڑ: میڈم سپیکر! بالکل ان کا حق ہے کہ یہ مجھے یا وزیر اعظم کو کہیں لیکن being an interim minister یہ میرا حق بنتا ہے ، یہ میری responsibility and duty ہے کہ مجھے اس point کو highlight کرنا چاہیے تھا لیکن اگر مجھے یا وزیر اعظم صاحبہ کو یاد نہیں ہے توان کو

جو حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں ، ان کو چاہیے کہ ہم کو یاد دلائیں۔ اگر یہ لوگ اس طرح کا attitudeدکھائیں گے تو میں ان کو کہنا چاہتا ہوں کہ میں اس چیز کو ignore نہیں کر سکتا ہوں۔ میں آپ کو سپیکر صاحبہ! آپ کو کہہ رہا ہوں کہ تین دنوں سے ایک motion یہاں پر موجود ہے، آپ اس پر بات کیوں نہیں کرتے۔ اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے، مجھے پتا تھا کہ دھماکے ہو رہے ہیں----

(مداخلت)

جناب حضرت ولی کاکڑ: میں اس چیز کے خلاف ہوں، دھماکے نہیں ہونے چاہییں لیکن اگر میری اپنی حکومتی پارٹی کے لوگ اس طرح کا attitude دکھائیں گے تو what can we expect from opposition?میں کیا کر سکتا ہوں لیکن یہ 190 injuries and 43 casualties ہیں، ان لوگوں اور ان کی familiesکو ہم دل سے support کر رہے ہیں اور یہ آئندہ نہیں ہونا چاہیے۔ میں اس ایوان کے ذریعے سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس issue پر جلد از جلد ایک کمیٹی بنا دی جائے اور اس طرح آئندہ نہیں ہونا چاہیے۔ میں Leader of Opposition and shadow minister کو درخواست کرتا ہوں کہ ہمارے ساتھ مل کر اس طرح کی strategy بنائیں کہ آئندہ ایسا معاملہ ہو تو ہم coordination میں ہوں۔ شکریہ۔

(اس موقع پر اپوزیشن کے ارکان ایوان میں واپس آ گئے)

میڈم ڈپٹی سپیکر:مطیع اللہ جان صاحب۔

جناب مطیع اللہ جان: شکریہ میڈم سپیکر۔ پہلے اس resolution کی طرف آتا ہوں۔ I was really shockedکہ opposition ایک conservative party ہوتے ہوئے اور ایسا plan رکھتے ہوئے، اس کے manifestoمیں یہ clearly stated ہے کہ "Does not consider that US should be assigned any particular importance".یہ ان کے manifesto میں لکھا ہے اور آج آپ ان کے حق میں ایک ایسا resolutionلا رہے ہیں جس سے یہ ثابت کرنا چاہ رہے ہیں کہ we have got sympathies over there آپ policy statementدیں نہ کہ sympathy note. اگر sympathy note کی بات کی جائے تو میں تین دن سے ایک motion move کر رہا ہوں،یہ چیز آپ کے اور پورے notice میں ہے لیکن اس پر کوئی notice نہیں لیا جاتا، اس motion کو رد کر دیا گیا ہے۔ بلوچستان میں تین دن سے دھماکے ہو رہے ہیں، کل رات بھی جلا ہے، کراچی میں تین دنوں سے دھماکے ہو رہے ہیں لیکن کیا کسی نے اس چیز کو ایوان کےnotice میں لانے کی کوشش کی یا کسی نے اس پر بات کی؟ کیا کسی نے اس کو condemn کیا؟ میں تین دنوں سے motion move کر رہا ہوں لیکن کیا کسی نے اس طرف دھیان دیا؟ کوئٹہ اور بلوچستان میں آگ لگی ہوئی ہے اور مجھے کہا جاتا ہے کہ میں یہاں بیٹھ کر بوسٹن اور ٹیکساس کے لوگوں کے لیے رو کر یہاں بحث کروں اور وہ resolution pass کروں؟ Is it expected from me? Is it fair? I know this walk out has become symbolic, I can't do thatکیونکہ میں walk out کروں گا تو اس کو مذاق سمجھا جائے گا اور وہ issue رد کر دیا جائے so I am not going on walk but I have this symbolic strip in my hand and I will have it.اگر ہم اس پارلیمنٹ میں issues discuss کرنے کے لیے آئے ہیں تو پہلے we have to do that. We have to discuss that issues which are prominent in this country. آپ ان چیزوں پر بات کریں۔ یہاں پر ٹیکساس اور بوسٹن کا کوئی تک بنتا ہے؟ I will discuss on that but bring your policy.آپ کوئی policy لائیں کہ US کے ساتھ کیا policy ہونی چاہیے اور کن groundsپر relations ہونے چاہییں۔ I will discuss in detail and I will agree with you. As a Blue Party member, as a liberal member, I do accept those things as well butپہلے جو چیز اہم ہے وہ discussہونی چاہیے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Madam Prime Minister.

مس انعم آصف: شکریہ میڈم سپیکر۔ With due respect مجھے تھوڑا افسوس بھی ہو رہا ہے کہ ہماری پارٹی کی طرف سے irresponsible behaviour show ہوا کیونکہ ہمارا session startہی calling attention noticeسے ہوا اور ایک adjournment motion کافی دنوں سے سب کے desks پر موجود ہے۔

اس چیز کا سب نے خیال رکھا ہے کہ یہاں پر کس طرح اپنے internal issues یا جو چیزیں غلط ہوئی ہیں، blastsکو کس طرح سے condemn کیا جائے۔ یہ چیزیں proper طرح سے ہوئی ہیں if the people are a bit ignorant or they were not presentیا کسی وجہ سے linked نہیں رہ سکے تو اس طرح walk outکو مذاق نہیں بنانا چاہیے۔ It is a very prestigious thing یہ آپ کو ایک provision to record or register your protestملی ہے اور اپوزیشن سے بھی یہی درخواست ہے کہ please try to make decisions on yourselfاگر کوئی ایک کام کر رہا ہے تو ہر بار اس کے پیچھے نہیں چلے جاتے۔ Think on your own self, think for yourselfکہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ اگر کسی کو کسی وجہ سے اس کا علم نہیں تھا کہ یہ چیز اس ایوان میں discuss ہو چکی ہے تو اپوزیشن لوگ تو یہاں موجود تھے and they knowکہ ایسا ہوا ہے اور انہوں نے اس کو support کیا تھا۔ اس لیے I would request کہ لوگ تھوڑی سی یاد داشت بہتر کریں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم یاسر صاحب۔

Mr. Yasir Abbas: As having a liberal agenda in manifesto, I appreciate the resolution that Mr. Reyyan Niaz has proposed but

جس طرح سے اس میں ایک لفظ استعمال کیا گیا ہے کہ پاکستانی عوام کو initial steps لینے چاہییں، مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ شاید اس سے پہلے ہم نے ان کے لیے کچھ نہیں کیا۔ میڈم سپیکر! 11/9 سے لے کر آج تک more than 40,000 civilians have been died because of the so called war in Afghanistanکیونکہ ہم وہاں پر ان کے interests defend کرنے کے لیے اپنے آپ کو at stake رکھ رہے تھے۔ کیا ریان صاحب کا مطلب ہے کہ ہم بوسٹن کے دھماکوں کی مذمت کر کے پہلا step لے رہے ہیں۔ ہم نے تو ان پر بہت پہلے سے احسانات شروع کر دیے تھے۔ جس طرح انہوں نے resolution سے پہلے ہمیں اخلاقیات پر مبنی ایک lecture بھی دیا کہ ہمیں rationale ہونا چاہیے۔ میں مانتا ہوں دنیا بھر میں جہاں بھی ایک معصوم انسان مرتا ہے تو اس کو condemn کرنا ہر انسان کا فرض ہے لیکن کیا ڈرون حملوں میں مرنے والے کیڑے مکوڑے ہیں؟ یہ بھی تو انسان ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ along with that it should have been proposed that….جس دن ٹیکساس اور بوسٹن میں دھماکے ہوئے اور لوگ مرے تو اس کے ایک یا دو دن پہلے بھی وہاں پر drone attacks ہوئے تھے at the same time ہماری پارٹیوں پر جس طرح میرے فاضل دوست نے بتایا کہ ایم کیو ایم پر اور کوئٹہ میں حملے ہوئے ہیں، یہ بہتر ہوتا کہ میرے ساتھی parliamentarians اس resolutionمیں human killings in Boston and Texas along with Pakistan اور جتنے لوگ بھی drone attacks میں مر رہے ہیں، ان کو بھی شامل کر لیتے تو اچھا ہوتا۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم محمد اقبال زہری صاحب۔

جناب محمد اقبال زہری: بہت شکریہ۔ میڈم سپیکر! میں یہ بات کرنا چاہوں گا کہ بلوچستان میں آنے والے زلزلے کے سلسلے میں call attention notice دیا تھا لیکن وہ بھی اب تک اس House میں نہیں لایا گیا۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: آپ پلیز اپنی complaints secretariat کو بھجوائیں۔ ابھی ہم resolution پر بات کریں گے۔ محترم کاشف خان صاحب۔

جناب کاشف خان: شکریہ میڈم سپیکر۔ جو بھی points تھے وہ discuss ہو چکے ہیں مگر میں یہ کہوں گا کہ مجھے بہت افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہم ٹیکساس اور بوسٹن پر تو بہت ہمدردی کرتے ہیں لیکن پاکستان میں جو خون بہہ رہا ہے، اس کا کسی کو احساس نہیں ہے۔ کیا کسی نے کوئی policy بنا کر بھیجی ہے؟ کیا کسی نے کوئی حل دیا ہے؟ یہاں پر صرف endorsement ہو رہی ہے۔ میں نے پہلے دن call attention notice بھیجا تھا، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ precautionary measures لیں اور اس پر پالیسی بنائیں کہ اس کی روک تھام کیسے ہو سکتی ہے۔ میں نے وزیر صاحب سے

درخواست کی تھی، سب نے endorsement کی ہے لیکن کیا کوئی proper policy آئی ہے؟ چار دن سے endorsement ہو رہی ہے، resolutions آ رہی ہیں، killings ہو رہی ہیں مگر کسی پالیسی کے سلسلے میں کوئی resolution آئی ہے کہ یہ ہو۔ مجھے ریان نیاز صاحب سے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہمیں foreign relations کو بعد میں دیکھنا چاہیے، پہلے پاکستان کی international situation پر غور کرنا چاہیے۔ پاکستان میں آگ لگی ہوئی ہے اور آپ کو باہر کے relations کی پڑی ہوئی ہے۔ باہر کے ممالک آپ سے اس وقت بات کرتے ہیں جب ان کے national interest میں ہوتا ہے۔ Foreign police national interest پر base کرتی ہے۔ ان کا interest ہوتا ہے تو وہ آپ کے پاس آتے ہیں، اس کے بعد وہ آپ کو پوچھتے بھی نہیں۔ آپ کو ان کےساتھ sympathies ہیں، کیا ان کو آپ کے ساتھ sympathies ہیں؟ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میں اس resolution کو oppose کرتا ہوں۔ ہمیں پاکستان میں policy making اور پاکستان میں ہونے والی killings اور دھماکوں کے سلسلے میں precautionary measures پر دھیان دینا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب ریان نیاز خان: میڈم! میں آغاز ہی میں کہا تھا کہ ہمیں emotional نہیں ہونا چاہیے۔ اگر اتنی ہی بات ہے تو ہم جہاں پر کھڑے ہیں، وہ بھی foreign aided جگہ ہے، ہم جہاں پر پانچ دن سے کھا رہے ہیں، وہ بھی foreign aided ہے۔ میں یہاں پر اس طرح کے بہت سے لوگ دکھا سکتا ہوں کہ جو aid and projects ہیں، ہماری جو بجلی چل رہی ہے---

(مداخلت)

میڈم ڈپٹی سپیکر: وزیر اعظم صاحبہ۔

محترمہ انعم آصف: شکریہ۔ I want to correct Mr. Rayyan کہ اگر کچھ چیزیں اس طرح aid کے طور پر ہوتی ہیں تو that is not aid, that is the policy of the developed countries that they are obliged to do these things and they are not given any favour to the persons and they can not relate such things on such a forum. آپ کو چیزوں کو اس طرح سے relate نہیں کرنا چاہیے۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ کوئی آپ کی امداد کر رہا ہے، آپ اپنی dignity پر compromise نہیں کرنا چاہیے۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے that is a mutual cooperation. چیزوں کو discuss کرنے کے لیے ڈکشنری میں اچھے الفاظ بھی موجود ہوتے ہیں، ہر بار اپنے آپ کو degrade کرنا ضروری نہیں ہوتا۔ If you are getting the sponsorship, if you are getting cooperation from someone تو in return you give something. اگر آپ اچھے کام کر رہے ہیں اور اس سلسلے میں if you are getting help from someone تو اس کو اس طرح سے portray نہ کریں کہ آپ کسی کے غلام ہو گئے ہیں یا اپنی dignity پر compromise کر لیا ہے۔ اس resolution میں human rights کا ذکر کیا جائے تو آپ اس کو specifically America سے relate نہ کریں،پچھلے دنوں اور بھی incidents ہوئے ہیں، وہ بھی incorporate ہونے چاہییں تھے۔ آپ کو international community کے ساتھ solidarity کا اظہار کرنا چاہیے تھا۔ اس میں US کو اس لیے focus میں لانا کہ we are getting aid from these people is very wrong. آپ کو اپنی dignity کا کچھ خیال رکھنا چاہیے اور because of this notion towards one country I would say that I can not support this resolution.

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب افنان صاحب۔

Mr. Afnan Saeed-u-Zaman Siddique: Thank you. What I wanted to express has been beautifully expressed by Mr. Mateeullah and others as well. I just want to add is that if they go through their party manifesto, they would understand that they have very….

Madam Deputy Speaker: Can we strict to the resolution? Let us not point fingers, let us discuss the resolution.

Mr. Afnan Saeed-u-Zaman Siddique: What I was saying would actually flow from that. I was trying to say is that if they do want to bring in any policy statements or resolutions of such

sort which go against their manifesto, they can just amend it and then table such things. That would have more worth.

Madam Deputy Speaker: It is not pertinent right now that what their manifesto says or does not says. It does not matter, let us just strict just to the resolution. Mr. Hasham Malik.

جناب ہشام ملک: میڈم سپیکر! شکریہ۔ میں اس resolution کے بارے میں یہ کہوں گا کہ اس کو support کرتے ہوئے مجھے اپنے حب الوطنی پر بھی شک ہو گا کہ جب ہم چالیس ہزار جانیں دے چکے ہیں، جیسا کہ یاسر عباس صاحب نے بھی فرمایا تھا، اس وقت تو کسی کے دل میں یا کسی کی آنکھ میں آنسو نہ آئے لیکن وہاں پر دو جانیں گئیں تو فوراً مذمتی قرارداد پاس کرنے کی کوشش کی گئی۔ دوسری بات یہ کہ اگر امریکہ کا درد اتنا محسوس کرنے کی بات ہے تو دس سال پہلے ہم نے ان کی جنگ شروع کی جو آج ہماری جنگ بن چکی ہے۔ ہم روز لاشیں اٹھا رہے ہیں۔ دو لاشیں تو ہماری چند گھنٹوں کی اوسط ہے، ہمارے ملک میں تو ایک دن میں بہت سی لاشیں گرتی ہیں۔ ان کو یہ چیز تو یاد نہیں آئی۔ خاص طور پر ٹیکساس والا واقعہ تو ابھی تک ایک accident ہے، وہ act of terror prove نہیں ہوا۔ ان کو ایک حادثے پر اتنا دکھ ہو رہا ہے جبکہ یہاں پر لوگ ایک دوسرے کو مار رہے ہیں۔ امین اسمعیلی صاحب نے فرمایا کہ کراچی سے خیبر تک بارود اور لاشوں کی بو ہے۔ ان کو وہ یاد نہیں آئی اور ان سے امریکہ کا دکھ اور تکلیف برداشت نہیں ہوتا۔ جس طرح انہوں نے کہا کہ emotional نہیں ہونا اور خود emotional ہو کر ہم پر الزام تراشی کی، اگر ان کی کوشش ہے کہ ایسی باتیں کر کے شاید امریکہ کی nationality مل جائے گی تو ایسا نہیں ہو گا۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم نجم الثاقب صاحب۔

جناب نجم الثاقب: سپیکر صاحبہ! بہت شکریہ۔ میں اس ایوان کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ ہر کوئی اس resolution کو oppose تو کر رہا ہے لیکن یہ نہیں سوچ رہا کہ ہم یہ resolution لائے ہیں تو اس کا بھی کوئی مقصد ہے۔ کچھ humanistic values بھی ہوتی ہیں۔ اگر پاکستان میں زلزلہ آتا ہے یا کچھ اور ہوتا ہے تو امریکہ یا برطانیہ ہماری مدد کرتے ہیں تو آپ ان سے مدد کیوں لیتے ہیں؟ آپ کیوں پاکستانیوں سے مدد کیوں نہیں لیتے؟ آپ پاکستانیوں اور یہاں کی حکومت کو کہیں۔ اس وقت آپ کی patriotic values کہاں جاتی ہیں کہ آپ پھر بھی ان سے support لیتے رہتے ہیں۔ پچھلے تین چار دنوں سے terrorism, extremism, media, rule of law, democracy, justice اور اس طرح کی چیزیں discuss کر رہے ہیں توپاکستان میں یہی چیزیں اور issuesہیں - اگر ہم تھوڑا broader level پر سوچیں تو اس میں کیا ہرج ہے؟ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب کاشف علی صاحب۔

جناب کاشف علی: میڈم سپیکر! شکریہ اور میں پہلے یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ walk out کرنے کا مقصد ایک symbolic token walk out show کرنا کہ یہ صرف حکومت کی نہیں ہماری بھی غلطی ہے کہ ہم نے ان چیزوں کو highlight نہیں کیا مگر یہ بھی House کو remind کراؤں گا کہ میری پارٹی اپوزیشن پارٹی ہے، گورنمنٹ پارٹی نہیں ہے۔ ہمیشہ حکومت پالیسیاں بناتی ہے۔ میں پہلے session میں drone attacks پر resolution لایا تھا کہ Pakistan should call its Ambassador back from USA. That was my resolution which I brought in the third day of the first session. 2nd session میں کے پہلے دن بھی لایا تھا کہANP اور کوئٹہ میں جو attacksہو رہے ہیں، یہ گورنمنٹ نہیں لائی تھی۔ میں اپوزیشن میں ہوتے ہوئے بھی policies بنا اور ان پر بات کر رہا ہوں۔ اس سے زیادہ کیا کر سکتا ہوں؟ میں تو کام کر کر کے، دکھ میں رو رو کر تھک گیا ہوں، اگر گورنمنٹ کرے گی تو میں ساتھ چلنے کے لیے تیار ہوں۔ خدارا! میری اور میری پارٹی کی loyalty پر شک نہ کریں۔ ہم پہلے دن سے کام کر رہے ہیں۔ میری پارٹی کے لوگوں کے exams ہو رہے تھے پھر بھی IP پر رپورٹ تیار کی۔ ہم نے ایران پاکستان پائپ لائن اہم ہے، اس پر رپورٹ بنائی۔ ہم نے کہا کہ پاکستانیوں کو drone attacks

مار رہے ہیں، اس پر رپورٹ بنائی۔ ہم نے کہا کہ TTP, ANP, Peoples Party, MQM کو مار رہی ہے، کوئٹہ، کراچی میں killings ہو رہی ہیں، ہم نے رپورٹ تیار کی، ہمیں بھی تو اس کا credit دیں۔ ہمیں کون credit دے گا یا اس وجہ سے ہمیں credit نہیں ملے گا کہ یہاں پر لوگ نہیں ہیں یا اس وجہ سے appreciation نہیں ہو گی کہ میری پارٹی میں لوگ نہیں ہیں؟ Balanced approach رکھیں اور میرے protest کا مقصد بھی symbolically show کرنا تھا کہ یہ گورنمنٹ کی غلطی تھی۔ دن کا start notification سے ہونا چاہیے تھا کہ پاکستان میں یہ چیزیں ہوئی ہیں اور ان کو condemn کرنا چاہیے۔ اس resolution کا مطلب ہے کہ پاکستان میں سب کچھ ہو رہا ہے، اگر آپ manifesto کی بات کریں گے تو آپ کو میری resolution میرے manifesto کے against لگے گی مگر شاید آپ کو پتا نہیں کہ میں نے manifesto change کیا ہے۔ میں بھی آپ سے سوال کروں گا کہ آپ کا manifesto تو امریکہ کا پٹھو ہے، آپ اس کو کیوں support نہیں کرتے؟

میڈم سپیکر! اس resolution کا ایک ہی مقصد انسانیت ہے اور انسانیت یہ ہے کہ بندہ drone attacks میں مرے، TTP کے attacks میں مرے، بندہ بوسٹن، ٹیکساس، کراچی میں آگ سے مرے، لشکر جھنگوی مارے یا لشکر طیبہ مارے. all are terrorist organizations, they must be condemned. ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ drone attack کی وجہ سے پاکستانیوں نے بوسٹن میں میراتھن میں کر دیا ہے کیونکہ جب آپ ایسی چیزوں کا connection کریں گے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ religion کو criticize کر رہے ہیں۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ اسلام اور مسلمان تو genetically violent ہیں۔ آپ نے وزیرستان میں drone attacks کیے اس لیے ہم نے دو بندے بھیج کر بوسٹن میں attack کرنے کے لیے بھیج دیے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے، یہ کہہ رہے ہیں کہ terrorism کے issue کو کس طرح سے resolve کرنا ہے۔ یہ یوں ہو گا کہ you must stop tolerating the intolerance. جب آپ سب کو equal footing پر condemn کریں تب ہی یہ control ہو گا اور اس resolution کا مقصد بھی یہی ہے۔ اس میں امریکہ کا نام اس لیے ہے کہ بوسٹن میراتھن میں ہوا ہے۔ اگر کہیں اور ہوا تو میں پھر resolution لاؤں گا۔ میڈم سپیکر! میں assure کرتا ہوں کہ خدانخواستہ کہیں بھی کچھ ہوا تو میری پارٹی resolution لائے گی کہ اس کو condemn کرنا چاہیے۔ اس resolution کے essence کو سمجھیں کہ attacks کے بیچ میں religion مت لائیں۔ ہم نے 9/11 کے بعد بہت civilizational conflicts دیکھ لیے ہیں، ہم نے دیکھ لیا کہ Bush administration نے کہا کہ یہ تو مسلمانوں نے کرایا ہے۔ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ مسلمانوں نے نہیں کرایا کیونکہ جب آپ کہیں گے کہ امریکہ drone attacks کر رہا ہے اس لیے ہم نے یہاں سے دو بندے بھیج دیے یا یہ کہیں گے کہ یہ ہو رہا ہے اس لیے ہم condemn نہیں کریں گے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ بندے بوسٹن میں ہم نے بھیجے تھے۔ ہم چیزوں کو واضح کر رہے اور ایسی ہی well defined policies چاہییں اور میں نے اس لیے ہی token protest بھی کیا تھا۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب ولی کاکڑ صاحب۔

جناب حضرت ولی کاکڑ: کاشف صاحب کا شکریہ جنہوں نے اپنے کام کو اتنا highlight کیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ تو امریکہ کے پٹھو ہو، اس کو کیوں oppose کر رہے ہو، you are absolutely right. ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ امریکہ میں attacks ہو رہے ہیں تو ہمیں condemn نہیں کرنا چاہیے۔ ہم اس کو بھی condemn کرتے ہیں کیونکہ یہ ہماری پارٹی کے manifesto میں لکھا ہوا ہے، ہم اس کو endorse کر رہے ہیں اور اس لیے میں اس بنچ پر بیٹھا ہوا ہوں اور اس کو اپنی ذمہ داری سمجھ رہا ہوں لیکن جہاں بات ہوتی ہے کہ حکومت کام نہیں کر رہی تو حکومت کیوں کام کرے کہ اتنی weak opposition ہے کہ تین دن حکومت بیٹھی ہے، آپ کے shadow ministers نے اس کو point out کرنا تھا، یہ آپ کا حق ہے، آپ لوگ سوئے ہوئے ہیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم، آپ resolution کی بات کریں، اگر آپ allegations لگا رہے ہیں تو وہ ایوان سننے کے لیے تیار نہیں ہے۔

جناب حضرت ولی کاکڑ: میں یہ کہتا ہوں کہ یہ جو کہہ رہے ہیں کہ ٹیکساس میں لوگ مرے ہیں تو آپ کیوں condemn نہیں کر رہے؟ ہم بالکل کرنا چاہتے ہیں۔ پاکستان میں کون سا شہر ہے جہاں پر کوئی شخص نہیں مرا۔اس پر آپ کا کوئی ایجنڈا نہیں ہے۔ کیا وہ پاکستانی نہیں ہیں؟ آپ کا ان سے ایک رشتہ بنتا ہے کہ وہ پاکستانی ہے، وہ انسان ہے اورمسلمان ہے۔ یہ آپ کا ہے ملک ہے، اس سے آپ کی affiliation ہونی چاہیے اور اتنی دور کے ملک سے ہماری affiliation ہونی چاہیے اس لیے میں کاشف صاحب کی بات کو condemn کرتا ہوں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم احمد سلمان ظفر صاحب۔

جناب احمد سلمان ظفر: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں معزز قائد حزب اختلاف صاحب کو کچھ remind کرانا چاہوں گا، he is too good at playing with words انہوں نے آج first half of the session میں derogatory language کے بارے میں بات کی تو میں ان سے کہوں گا کہ ان کے opposition benches پر جن صاحب نے یہ resolution پیش کی ہے،یہ lecture kindly پہلے ان کو دیتے---

میڈم ڈپٹی سپیکر: آپ پلیز resolution پر بات کیجیے۔

جناب احمد سلمان ظفر: جن صاحب نے resolution پیش کی، انہوں نے کہا کہ آپ نے جو کپڑے پہنے ہوئے ہیں، وہ بھی---

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم میں نے ان کو بولنے سے روک دیا تھا اور بتا دیا تھا کہ it is a personal attack, it is not allowed.

جناب احمد سلمان ظفر: میری self esteem, national pride and nationalism کی اس prestigious forumپر توہین کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ جو کھانا کھا رہے، جو کپڑے پہن رہے ہیں----

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم آپ نے resolution پر بات کرنی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ بیٹھ جائیے۔

جناب احمد سلمان ظفر: انہوں نے derogatory language کے حوالے سے بات کی تھی، وہ اپنے opposition benches پر بیٹھے ساتھیوں کی kindly سمجھا دیا کریں۔ یہ جتنے بھی لوگ بیٹھے ہیں چاہے liberals ہوں یا conservatives ہوں، at the end of the dayہم پاکستانی ہیں، ہمارا دل دکھتا ہے۔ جب کوئٹہ، کراچی اور پورے ملک میں sectarian, ethnic killings ہوتی ہیں، معصوم لوگ drone attacks مرتے ہیں، لوگ اپاہچ ہو جاتے ہیں، میرا دل دکھتا ہے مگر یہ لوگ ان کا درد محسوس نہیں کرتے اور بوسٹن یا ٹیکساس کا جو--- اگر ان کو explanation کی ضرورت تھی تو یہ پیش کرنے سے پہلےamendment کر دیتے اور اس کو پڑھ لیتے۔ انہوں نے پورے ایوان کی self esteem, national pride and nationalismکی توہین کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے جو کپڑے پہنے ہیں، جو کھانا کھا رہے ہیں---

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم I understand your sentiments. Thank you, please resume your seat. آپ resolution کی بات کریں، ان کے personal attack کو چھوڑ دیں۔ I have condemned that.

جناب احمد سلمان ظفر: انہوں نے اس پورے ایوان کی توہین کی ہے۔ میں قائد حزب اختلاف کو یہ ----

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ Please resume your seat. محترم اسد چٹھہ صاحب۔

جناب اسد چٹھہ: شکریہ میڈم سپیکر۔ میںstraight forwardly اس resolution کی طرف آؤں گا and I completely endorse this resolution on humanistic grounds. میں اپوزیشن کو remind بھی کروانا چاہوں گا، انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے مسائل اور اس قسم کی چیزیں یہاں پر discuss نہیں ہوئیں۔ Fortunately or unfortunately یہ شاید ایجنڈے کو دیکھتے نہیں ہیں یا دیکھ کر رات کو سونے سے پہلے بھلا دیتے ہیں۔ اس ایوان میں جتنی FATA situation, Balochistan and KPK issue discuss ہوئے ہیں، شاید ہی پہلے ہوئے ہوں۔ Almost 25% of our resolutions were on FATA, Balochistan,

یہاں بات کی گئی کہ یہ green party کے manifesto سے conflict سے ہے، میں KPK and terrorism. اپنی پارٹی کو بھی یہ کہوں گا کہ یہ ان کا personal matter ہے۔ When something comes at the floor of the Parliament then we must realize that we are making a policy. اگر وہ اپنے manifesto کے خلاف کچھ لائے ہیں تو وہ ہمارے manifesto کو favour کر رہے ہیں۔ یہ ان کا flaw ہے اور ہم کو اسے support کرنا چاہیے اور میں اپنی پارٹی سے درخواست کروں گا کہ kindly broad minded ہو کر سوچیں اور اس resolution کو adopt کرنے کی طرف آئیں۔ میری یہ ان سے درخواست ہو گی۔

لوگوں نے کچھ اشارے cabinet کی طرف بھی کیے تو میں ایوان کو ایک بات کہوں گا کہ resolution, resolution and walk out, walk out کھیلنا بند کریں کیونکہ کل اگر کسی نے treasury benches سے کسی نے walk out کیا تھا تو آج opposition کو یاد آ گیا کہ ہم نے دن میں دو مرتبہ walk out کرنا ہے۔

Madam Deputy Speaker: Let just that leave aside.

جناب اسد چٹھہ: وہ ایک مرتبہ اور بھی walk out کر لیکن میرا نہیں خیال کہ walk out and resolutions کسی چیز کا حل ہوتا ہے۔ اگر کسی نے کوئی کام کرنا ہے تو وہ policy لے کر آئے۔ اگر کام کرنا ہے تو legislation لائے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم امین اسمعیلی صاحب۔

جناب امین اسمعیلی: میڈم سپیکر! میرے views کچھی صاحب اور ملک صاحب نے بیان کر دیے ہیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترم کاشف علی صاحب۔

جناب کاشف علی: میڈم سپیکر! شکریہ۔ میں اس resolution کے سلسلے میں یہ ہی کہوں گا کہ اس کے essence کو سمجھا جائے personal نہ لیا جائے۔ یہ resolution basically یہ ہے کہ ہم attacks کو sort of religious نہ بنائیں۔ وہ شہری کہیں کا بھی ہو، ہم اس debate میں پڑے بغیر اس کے essence کو دیکھیں۔ اگر honourable Prime Minister sahiba سمجھتی ہیں کہ اس میں amendment کی ضرورت ہے تو لائیں، میں اور میری پارٹی اس کی favour کرے گی۔ یہ resolution basically انسانیت کی favour میں ہے۔ یہ امریکہ اور برطانیہ کی favour میں اور پاکستان اور انڈیا کے خلاف نہیں ہے، یہ انسانیت کی بات کر رہی ہے۔ کہیں بھی ایسا واقعہ ہوتا ہے تو کہیں کہ یہ terrorist attack ہے اور اس کو condemn کریں، اس کو religious debate نہ بنائیں کہ یہ مسلمان نے کیا ہے اور وہ عیسائی نے کیا ہے، ہم یہ afford نہیں کر سکتے۔ اس لیے خدارا! Religion کو بیچ میں نہ لائیں۔ اگر کسی کی کوئی amendment ہے تو میری پوری پارٹی اس کو endorse کرے گی۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی میڈم پرائم منسٹر۔

محترمہ انعم آصف: بہت شکریہ۔ کافی ساری باتیں محترم اپوزیشن لیڈر نے کی ہیں۔ ایک تو میں بتانا چاہوں گی کہ منگل کو اجلاس Calling Attention Notice شروع ہوا۔ یہ depict کرتا ہے کہ ہماری اپنے internal معاملات پر نظر ہے۔ اس کے بعد اگلے دن بدھ کو بھی جو ہماری resolutions آئیں، اگر یہ اپنے credentials گنوا رہے تھے کہ ہم نے اتنا کام کیا ہے، اپوزیشن اتنی مظلوم نہیں ہے اور وہ اپنے آپ کو اتنا مظلوم سمجھے بھی مت۔ Feel your strength and come up with solutions. ایسے نہ کہیں کہ ہم کچھ کر نہیں سکتے، ہمیں کوئی کرنے نہیں دیتے۔ Do not under-estimate yourself. بدھ کو بھی اس چیز پر بات ہوئی۔ بدھ کی resolutions بھی ہماری پارٹی کی طرف سے internal affairs کے متعلق آئیں۔ پھر جمعرات والے دن بھی ہماری بات چیت، terrorism and religious extremisms کے متعلق تھی۔ وہ قرارداد نہیں تھی بلکہ that was actually, a complete policy. بتایا گیا تھا، ہم نے طالبان پر بات کی۔ کل یہ ہم سے اسی چیز کے متعلق question کر رہے تھے کہ ہم direct targeted operations کی طرف جاتے ہیں، negotiations کو ہم تھوڑا bypass کردیتے ہیں۔ میں معذرت کے ساتھ کہوں گی کہ یہ آج

کیوں بھول گئے ہیں کہ اگر کل یہ اس چیز پر لڑ رہے تھے کہ ہم نے شاید targeted کو ایک بہت جلدی والا solution suggest کیا تھا تو انہیں سمجھنا چاہیے کہ وہ solution کس چیز کے لیے تھا۔ ہم نے اپنے تمام اندرونی حالات کو، تمام blasts اور یہاں ہونے والے تمام غیرانسانی incidents کی مخالفت کی ہے اور ان کو condemn بھی کیا ہے۔

آ ج کی resolutions میں بھی ہم لوگوں نے اپنے internal affairs کے متعلق بات کی ہے۔ اس لیے میں کہوں گی کہ آپ اپنے credentials اس طرح سے نہ گنوائیں۔ Support people and we are coming up with resolutions and one more thing اگر منشور تبدیل ہوتا ہے تو please سب کے ساتھ discuss کریں---------

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترمہ! وہ ان کی پارٹی کا معاملہ ہے، آپ اگر resolution کے بارے میں کچھ کہنا چاہتی ہیں تو کہیں۔

محترمہ انعم آصف: جی، resolution کے متعلق یہی ہے کہ اگر یہ صرف US focused resolution ہوگی تو اس میں ہماری reservations ہیں۔ ہماری خواہش ہوگی کہ آپ اسے human rightsکی base پر favour کریں، اگر آپ ایسا کریں گے تو پھر ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ تمام انسانی جانیں اتنی ہی اہم ہیں چاہے وہ پاکستان میں ہوں، پنجاب میں، امریکہ یا پھر برطانیہ میں ہوں، سب کے لیے اتنی ہی مقدم ہیں لیکن صرف اس base پر امریکہ کے ساتھ solidarity show کرنا کہ وہ ہمیں امداد دے رہا ہے اور آپ اپنے آپ کو اس کا مقروض سمجھتے ہو کہ انہوں نے دی ہے then it is our duty کہ ہم ایسا کریں، تو اس base پر تو اس کو بالکل accept نہیں کیا جائے گا۔

Our party will put forward an amendment to the resolution before it would be opened to the House. Thank you.

Madam Deputy Speaker: When will you propose an amendment? Should we defer this resolution till tomorrow?

(Some members requested for pending the resolution)

Mr. Bilal Ahmed: Madam, we just want to say that Muslim countries are also included in that.

کل جو حملہ ہوا تھا، بجائے آج اس کو لانے کے، کل یہ بھی تو لایا جاسکتا تھا۔ اگر ان میں اتنی حب الوطنی ہے تو اس کو بھی تو include کرسکتے تھے۔ اس کے علاوہ میں کہنا چاہوں گا کہ اپوزیشن لیڈر نے بڑی کامیاب اور emotional سی تقریر کردی ہے۔ I have the right to clarify that. میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پاکستان کے کون سے important issues ہیں؟ یکساں نظام تعلیم۔ ہماری طرف سے قرارداد آئی۔ میڈیا کے ایشوز پر قرارداد آئی، توانائی کے بحران، افغان مہاجرین کے معاملات پر آئی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: دیکھیے! آپ کی PM نے already justification دے دی ہے، آپ کو یہ باتیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے، PM نے already سب کو brief کردیا ہے۔ آپ amendment کے بارے میں کچھ بتانا چاہ رہے ہیں؟

جناب بلال احمد: ہم اس قرارداد کو rephrase کریں گے اور صبح انشاءاللہ، اس کو ایوان میں present کریں گے۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم کاشف علی صاحب! آپ اپنی اس resolution کو defer کرنا چاہیں گے؟

Mr. Kashif Ali: Thank you Madam Speaker. I think as per the rules, the amendment should have been with the Secretariat and the order of the day was yesterday released, so I would not really defer it till tomorrow. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Now I put the resolution to the House moved by Reyyan Niaz Khan.

(The motion was negatived, so the resolution was rejected)

Madam Deputy Speaker: Now, we are going to move on to item No.8 on our agenda. Miss Bushra Iqbal Rao, Mr. Junaid Ashraf, Mr. Hasham Malik and Mr. Muhammad Faizan would like to move a resolution.

Miss Bushra Iqbal Rao: I alongwith my colleagues beg to move the following resolution:

> ”This House is of the opinion that the coming new Government must ensure that local government elections take place as early as possible which are pending to be held since 2009. Local governments are a constitutional requirement. Article 140 A of the constitution states (After the 18th amendment): "Each Province shall, by law, establish a local government system and devolve political, administrative and financial responsibility and authority to the elected representatives of the local governments. Elections to the local governments shall be held by the Election Commission of Pakistan." Articles 32 and 7 also support the local governments as public institutions. The coming government must think beyond political motives and allow local governments to empower the common masses starting from the lowest tier, in the true spirit of democracy“.

The most important point I should start with is that the true spirit of democracy comes when the political elites devolve their power to the grass root level and this is how each and every person living in Pakistan would feel empowered. Local government system is a three tiers system in which we devolve the power, politically, administratively and financially from the provinces to districts, tehsils and union administrations. Through the union administrations, people are elected and made union nazims. They are part of the district councils while their naib union nazims are part of the tehsil councils. In this way, we have a two way interaction among the people who are sitting at the district level and the union level.

In the true spirit of democracy, this is something very important and must be done as soon as possible. This system was actually introduced by former General and President of Pakistan in 2001. This was particularly done to serve the motives of actually making he coup more democratic in the sense of that he actually brought a democratic system towards the districts so that he could justify his own rule. After that, elections were held in 2001 and a four year term was given to the local governments. Again in 2005, we had more elections and then another government was formed. In 2009, the elections had to be done but they were not conducted by the last government of Pakistan Peoples Party. Apparently, we do believe that political parties resist such kind of elections because they have to devolve their own powers to the grass root level.

I would like Hasham to continue and support this resolution.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم ہشام ملک صاحب۔

جناب ہشام ملک: شکریہ میڈم سپیکر اور شکریہ بشریٰ۔ اس چیز میں، میں further یہی add کرنا چاہوں گا کہ لوکل گورنمنٹ سسٹم ہی وہ سسٹم ہے جس کے ذریعے ہم لوگوں کو empower کرسکیں گے۔ اس سسٹم کی ذمہ داری نہ صرف وفاقی حکومت پر تھی بلکہ صوبائی حکومتوں پر بھی تھی۔ تمام سیاسی جماعتیں اس چیز کو implement کرنے میں ناکام ہوئی ہیں۔ اگرچہ ان پر آئینی طور پر بھی ایک ذمہ داری تھی کہ وہ اسے implement کریں، ساتھ ساتھ سپریم کورٹ کے بھی orders تھے کہ لوکل گورنمنٹ سسٹم کو implement کیا جائے۔ صرف ایک صوبے بلوچستان میں یہ نظام ایک reformed شکل میں تھوڑا بہت نافذ کیا گیا لیکن it is more towards the DMG system rather than the local government system.

ہم ہمیشہ جمہوریت کا رونا روتے رہتے ہیں کہ ہمارے ہاں جمہوریت مضبوط نہیں ہورہی۔ جمہوریت اس وقت تک مضبوط نہیں ہوسکتی جب تک ہم لوگوں کو politically educate نہیں کریں گے۔

لوگوں کی involvement اس وقت تک ممکن نہیں جب تک تک وہ local سطح پر اپنے leaders تک رسائی نہیں حاصل کرلیتے۔ اس کے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ ہم سسٹم کو آگے بڑھائیں۔ جمہوریت تو اپنے پانچ سال پورے کرکے آگے چل رہی ہے اور وہ وفاقی سطح پر smooth ہے لیکن اب ہم نے لوکل گورنمنٹ کے سسٹم کو بھی آگے چلانا ہے تاکہ ہمارا پورا نظام as a whole strengthen ہو اور ہمارے ملک کا فائدہ ہو۔ اس میں کسی ایک پارٹی کا نقصان یا چند پارٹیوں کا نقصان ہمارے لیے اہم نہیں ہے۔ ہمارے لیے اہم یہ ہے کہ ہمارے ملک کا فائدہ کس چیز میں ہے۔ اس سے آگے میں اس فورم کو with the approve of the Speaker, discussion کے لیے open کرتا ہوں۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم یاسر عباس صاحب۔

Mr. Yasir Abbas: Thank you Madam Speaker. I completely agree with this resolution.

اگر ہم تاریخی طور پر دیکھیں تو آمریت کامیاب اسی سسٹم کی وجہ سے ہوئی ہے۔ وہ وفاقی سطح پر تو اپنی dictatorship برقرار رکھتے تھے لیکن grass root level پر وہ democratic norms کو اہمیت دیتے تھے۔ They used to proliferate it at the grass root level. اس وجہ سے آج کل دیہاتوں میں، خصوصاً بلوچستان اور دوسرے دور دراز علاقوں میں dictators کو appreciate کیا جاتا ہے۔ میں اپنے علاقے کی مثال آپ کے سامنے پیش کرنا چاہوں گا۔ وہاں مشرف ایک عظیم رہنما کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ میں معافی چاہتا ہوں کہ ان کا نام لیا ہے۔ وہاں لوگ dictator کے arrest ہونے پر بطور احتجاج باہر آگئے تھے، کیوں؟ اس لیے کہ انہوں نے وہاں lowest level پر resource distribution کی تھی، انہیں empower کیا تھا، ان کو rights دیے تھے، اس کے علاوہ ان کے فنڈ end تک جاتے تھے۔

اگر ہم جمہوریت کو پاکستان میں صحیح معنوں میں flourish کرنا چاہتے ہیں تو یہ اہم ہے کہ جو بات کی جاتی ہے کہ طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں، تو ان عوام کو بھی empower کرنا ضروری ہے۔ عوام کو empower کرنا صرف کوئٹہ بلوچستان، پشاور یا اسلام آباد تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ یہ ان کے adjoining جتنے بھی areas ہیں، ضلع کی سطح، تحصیل کی سطح، جتنے بھی علاقے ہیں سب کو empower کیا جانا چاہیے۔ ہماری سیاسی جماعتیں local bodies election کے سلسلے میں جو reluctance show کررہی ہیں which is highly political because of the fact that they don't want their powers to be shared by the people sitting at the grass root level which is again an abuse of democracy and which is called an illiberal democracy. اس کی وجہ یہ ہے کہ نچلی سطح تک لوگوں کو empower کیے بغیر آپ کیسے claim کرسکتے ہیں کہ جمہوری norms کو preach کررہے ہیں۔

اس کے ساتھ، ابھی ہمارے ہاں قومی سطح پر جب الیکشن ہوتے ہیں تو ایک قومی اسمبلی یا پھر صوبائی اسمبلی کے منسٹر کو اپنے حلقے کا اتنا علم نہیں ہوتا جتنا کہ لوکل سطح کے ایک آدمی کو ہوسکتا ہے۔ اگر ہم پنجاب جیسے صوبے کے کسی قومی یا صوبائی حلقے کو دیکھیں تو وہ ایک بہت بڑا حلقہ ہوتا ہے۔ وہاں کے ایم این اے یا ایم پی اے کو کچھ selective چیزوں کا پتا ہوتا ہے۔ باقی جو ساری چیزیں ہوتی ہیں، وہ local level پر ہوتی ہیں۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم! مہربانی فرماکر اپنی بات کو تھوڑا مختصر کیجیے۔

Mr. Yasir Abbas: I am concluding it. So, what I mean is to devolve the power, to decentralize the power and to empower the individual.

میں ایوان سے درخواست کروں گا کہ اس قرارداد کو بغیر کسی cross examination کے منظور کرے کیونکہ یہ جمہوریت اور پاکستان کے مفاد میں ہوگا۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم اعجاز سرور صاحب۔

Mr. Muhammad Ejaz Sarwar: Thank you Madam Speaker. I fully endorse this resolution. The basic concept of democracy is that it should be at different levels.

یہ نہیں کہ جمہوریت صرف ایک ہی یعنی وفاقی یا پھر صوبائی سطح پر ہو۔ جمہوریت کو مختلف levels پر promote کیا جانا چاہیے۔ اختیارات کی تقسیم یا devolution of power جمہوریت کا ایک اہم

element ہے۔ جب تک آپ جمہوریت میں powers devolve نہیں کریں گے، آپ لوگوں کو empower نہیں کریں گے، یہ جو ہم بار بار جمہوریت کے ارتقاء کی بات کرتے ہیں، اس وقت تک یہ عمل پورا نہیں ہوسکتا۔

لوکل گورنمنٹ تین وجوہات کے باعث اہم ہوتی ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ سسٹم کی وجہ سے لوگوں کی political participation میں اضافہ ہوتا ہے۔ کل بھی بات ہوئی تھی کہ پاکستان میں political participation کا مسئلہ ہے، یہ مسئلہ تب ہی ختم ہوگا جب لوگوں کو ووٹنگ کے مواقع ملیں گے۔ وہ جتنا political process میں participate کریں گے، اتنا ہی وہ جمہوریت کے بارے میں جانیں گے اور اتنا ہی voters turn out آنے والے الیکشنوں میں اچھا ہوگا۔ Turn out اور participation جمہوریت کے لیے بہت اہم ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم اکثر رونا روتے ہیں کہ پاکستان میں leadership کا فقدان ہے۔ یہ اسی وجہ سے ہے کہ ہم لوگوں کو مواقع نہیں دیتے۔ لوکل گورنمنٹ سسٹم ایک ایسا سسٹم ہے جس سے عام لوگوں کو سیاسی عمل میں حصہ لینے کا موقع ملتا ہے اور اس طرح وہ سیاست، جمہوریت اور حکمرانی کے بارے میں جانتے ہیں۔ اس کا ultimately فائدہ جمہوریت کو ہی ہوتا ہے۔

آخری بات، الیکشن بذاتِ خود ایک learning process ہے۔ جب لوگ different الیکشن میں، وفاقی، صوبائی اور لوکل سطح کے الیکشن میں participate کریں گے تو اس سے وہ اپنے مسائل کے بارے میں جانیں گے۔ اس سے ان کے اندر civic sense پیدا ہوگی اور ہمارے مسائل نہ صرف حکومتیں solve کریں گی بلکہ ایک general participation بھی نظر آئے گی اور مسائل کی طرف لوگوں کا دھیان بھی ہوگا۔

I fully endorse this resolution. I appreciate the members for proposing this.

لوکل گورنمنٹ سسٹم کا موضوع انتہائی اہم subject ہے۔ اگر ہاؤس اس بات پر agree ہو کہ ایک کمیٹی بنادی جائے جس سے next حکومت کے لیے ہم ایک comprehensive local government system propose کردیں تو ایک بہت اچھا قدم ہوگا۔ بہت شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم انعام اللہ صاحب۔

Mr. Inam Ullah Marwat: Thank you Madam Speaker. First of all, I fully endorse this resolution that local government's elections should be encouraged.

Madam Speaker, we usually say that Pakistan has got a chequered democratic history. Besides quoting this, we see that there have military coups at different intervals of time. The most important thing is that we did not introduce democratic norms at grass root level. Those democratic norms could only be introduced through local government system. Unfortunately, in Pakistan if you see, this initiative of local government system has been introduced by the military dictators which clearly shows that our political parties are clearly refraining from getting the society adjusted to these democratic norms. They think that they might get lose their seats. So, I urge that concrete steps should be taken in this regard. If we want to see democracy in Pakistan flourishing, we will have to work on the local government system and local government elections should be held by the Election Commission. Thank you.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: محترم کاشف علی صاحب۔

جناب کاشف علی: شکریہ میڈم سپیکر۔ جناب یاسر عباس اور جناب ہشام ملک نے بہت اچھی باتیں کیں۔ They said that how devolution of power and empowerment of people are linked to strengthening the democratic process itself. اسی لحاظ سے میرے خیال میں یہ قرارداد بہت اہم ہے۔ I am really appreciative that they have brought this resolution. I completely endorse their comments and I really want to thank them کہ اتنے اہم معاملے پر اس طرح کی قرارداد لے کر آئے ہیں۔ I endorse it. شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میڈم پرائم منسٹر۔

محترمہ انعم آصف: شکریہ۔ اس قرارداد کے حوالے سے سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس وقت at the moment ہمارے issues کیا ہیں۔ کون سی ایسی پالیسی اور strategy بنائی جائے کہ آئندہ ہمارے لیے مسائل create نہ ہوں۔ اس مقصد کے لیے لوکل باڈیز کا سسٹم سب سے اہم ہے کیونکہ اس میں power divide ہوجاتی ہے۔ تمام چیزوں کو explain کیا گیا، کیوں start ہوئی، اس کی وجہ سے آئندہ کیا کیا چیزیں بہتر ہوسکتی ہیں۔ سب سے زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ اپوزیشن کی طرف سے اس چیز کو کھلے دل کے ساتھ accept کیا گیا ہے۔ ہماری پارٹی اس قرارداد کی favour میں ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Now, I put this resolution to the House for vote.

(The motion was carried and hence the resolution was adopted)

Madam Deputy Speaker: Other items of agenda left will be dealt with and discussed tomorrow. The House is adjourned to meet again on Saturday, April 27, 2013 at 10:30 am.

[The House was adjourned to meet again on Saturday, April 27, 2013 at 10:30 am]